Scanned with CamScanner

NOVELS JAHAN.COM

بشریٰ احمد

دل اس کو ڈھونڈتا تھا

ناولٹ

یہ اس کی زندگی کا مشکل ترین فیصلہ تھا۔ حسان مجید سے رابطہ کا مطلب تھا کہ اپنی ذات کی دھجیاں خود بکھیر دی جائیں لیکن اسے اس پل صراط سے گزرنا تھا۔ پوری رات ایک ہی پوزیشن میں لیٹے سیاہ آسمان کو تکتے گزری تھی۔ کہیں کوئی آس کا دیا ٹمٹماتا نظر نہیں آرہا تھا۔ ابا کی آس بھری نظریں اس کے دل کے فیصلے کی راہ میں رکاوٹ تھیں۔ ابا کی خاطر اسے یہ سب کرنا ہی ہوگا۔

فجر کی اذان کے ساتھ ہی بستر چھوڑتے ہوئے اس نے دل و دماغ میں جاری جنگ سے نظر چراتے ہوئے حتمی فیصلہ کیا تھا۔ جائے نماز پر بیٹھی تو کتنی ہی دیر اپنی سونی ہتھیلیوں کو دیکھتی آنسو بہائے گئی۔ زندگی کتنے رنگ دکھا چکی تھی اور کتنے رنگ اس کے لیے ابھی اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے تھی، یہ قیاس آرائی قبل از وقت تھی۔

☆☆☆

”مجھے حسان مجید سے ملنا ہے۔ حسان مجید میر سے۔“ اس کا وزیٹنگ کارڈ تک تو تھا نہیں اس کے پاس۔ ہاں دفتر کی بلڈنگ وہی تھی، مجید انکل والی۔ ایڈریس بابا نے اسے اتنی اچھی طرح سمجھا دیا تھا کہ وہ بغیر کسی دقت کے اس وقت ریسپشن پر کھڑی تھی۔

”کس سلسلے میں؟“ ریسپشنسٹ نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائی تھی۔

”پرسنل ایشو ہے۔“ اس نے پیشانی پر آئے نمی کے قطرے ٹشو پیپر میں جذب کیے۔

”آپ کی اپائنٹمنٹ ہے ان کے ساتھ؟“ لڑکی ایک دم سنجیدہ ہوئی تھی۔

”جی نہیں لیکن آپ انہیں بتا دیں کہ.....“ اس کے لبوں کی بات ادھوری رہ گئی۔ آفس کا دروازہ کھلا تھا اور اندر سے دو خوش پوش اور خوش مزاج افراد برآمد ہوئے۔ حسان مجید کو دیکھ کر اس کے دل کی دھڑکنیں ایک بار پھر منتشر ہوئی تھیں۔ ”میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔“ اس کا بس چلتا تو وہیں کھڑے کھڑے غائب ہو کر اپنی اس غلطی کا ازالہ کر دیتی۔

www.pdf.pklibrary.com

CamScanner
Scanned with CamScanner

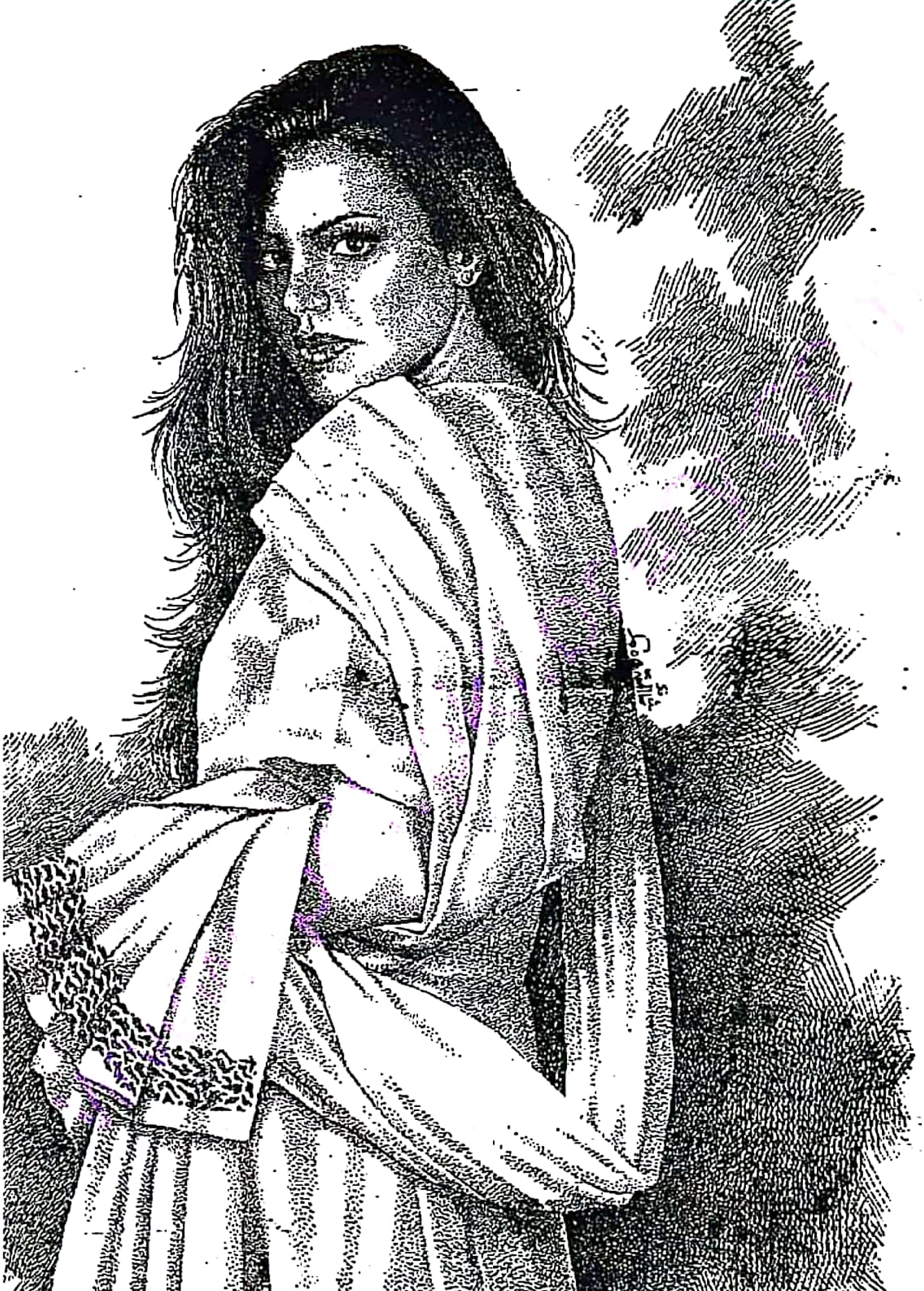

www.pdf.pklibrary.com

CamScanner

Scanned with CamScanner

''سر! یہ محترمہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔'' حنان اپنے مہمان کو الوداع کہہ کر پلٹا ہی تھا کہ ریسپشن والی لڑکی نے اسے آگاہ کیا۔

''جی کس سلسلے میں؟'' حنان نے ایک لمحہ رک کر اس کی شکل بغور ملاحظہ کی تھی۔ چہرے پر شناسائی کی کوئی رمق نہ پا کی۔

''میں آپ سے اکیلے میں بات کرسکتی ہوں۔'' اپنی خفت مٹاتے ہوئے اس نے قدرے ہموار لہجے میں کہا تو وہ ناسمجھی کے عالم میں اسے دیکھ کر رہ گیا۔

پروفیشنل لائف میں روزمرہ کئی بار اس صورت حال سے گزرنا پڑتا تھا۔ عموماً جاب کے خواہش مند خواتین وحضرات جب کسی سفارش کے ساتھ اس کے پاس آتے تھے تو اکیلے میں ملاقات کی ڈیمانڈ ہی کرتے تھے۔ لیکن اس لڑکی کے چہرے کے تاثرات اس کی اندرونی کشمکش کے آئینہ دار تھے۔ سو کچھ سوچ کر اس نے اپنے آفس کا دروازہ اس کے لیے وا کیا تھا۔

''جی فرمایئے۔'' ٹیبل پر اس کے مقابل بیٹھتے ہوئے وہ مطلب کی بات پر آیا تھا۔

''میں عبیرہ اعتزاز ہوں۔'' اس نے یوں بتایا جیسے عبیرہ اعتزاز ہونا کوئی جرم ہو۔

''عبیرہ اعتزاز!'' مقابل کے لبوں نے اس کا نام دہرایا تھا۔ آنکھوں میں الجھن لیے اس نے اپنے سامنے سر جھکائے بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا تھا اور اگلے ہی پل ذہن نے شناخت کے مراحل طے کیے تھے۔

''کیسی ہیں آپ؟'' جب پہچان لیا تھا تو حال احوال پوچھنا بھی لازمی تھا۔ عبیرہ نے جھکا سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

''میں ٹھیک ہوں۔ ابا آپ کو یاد کر رہے تھے۔ ان کی طبیعت ٹھیک ہوتی تو وہ رابطہ کرتے آپ سے۔'' اس نے ایک ہی سانس میں اپنی آمد کا مقصد بیان کیا۔

''خیریت؟'' وہ چونکا۔ ''کیا ہوا انہیں؟''

''ایک ماہ پہلے فالج کا اٹیک ہوا تھا۔ گھر کا ایڈریس آپ کو معلوم ہے نا۔'' وہ غالباً اس کی آمد کو کنفرم کرنا چاہ رہی تھی۔ حنان نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔ بابا کی زندگی میں کئی بار وہاں گیا تھا، راستے کون سا بدلتے ہیں۔

''او کے، میں چلوں گی۔ آپ کا کافی وقت لیا۔'' وہ ایک دم سے کھڑی ہوگئی۔ وہ اس کی اچانک آمد پر اس قدر حیران تھا کہ اسے رسمی طور پر بھی روک نہ پایا۔ وہ جس طرح آئی تھی ایسے ہی چلی بھی گئی۔

وہ اضطراری انداز میں تیسری منزل پر موجود اپنے آفس کی کھڑکی کے پاس آکر کھڑا ہوا تھا۔ بلائنڈز ہٹانے پر نیچے کا منظر واضح ہوا تھا۔ وہ روڈ پر کھڑی ٹریفک کے سیل رواں کے تھمنے کے انتظار میں کھڑی تھی۔ حنان کو اپنی لاپروائی پر افسوس سا ہوا، کم از کم وہ اسے ڈراپ تو کروا ہی سکتا تھا۔ اس سے پہلے وہ ڈرائیور کو کال کرتا وہ اپنے روٹ کی بس میں سوار ہو چکی تھی۔ وہ گہری سانس لے کر ٹیبل تک پلٹ آیا۔ اس لڑکی کے کپکپاتے لب اور اداس آنکھیں اسے ڈسٹرب کر رہی تھیں۔

''بابا...... آپ نے مجھے بہت بڑی مشکل میں ڈال دیا۔'' ریوالونگ چیئر کی پشت سے سر لگا کر آنکھیں موندتے ہوئے اس نے مرحوم باپ سے شکوہ کیا تھا۔

☆☆☆

ہر دن پچھلے دنوں کی نسبت زیادہ مصروف گزرنے لگا تھا۔ معاملات تھے کہ الجھے جا رہے تھے۔ بہروز بھائی اور سمیر نے بابا کے ویل سیٹلڈ کاروبار کو ڈبونے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ کچھ انہیں ماما کی بھی شہہ تھی، جو وہ اتنے عرصے اپنی من مانی کرتے رہے۔

حنان کو اچھی طرح یاد تھا کہ بابا اپنے آخری دنوں میں بارہا اس سے ان دونوں کے رویوں کی شکایت کرتے ہوئے لوٹ آنے کو کہتے رہے۔ وہ ہر بار ان سے جلد واپسی کا وعدہ کر لیتا لیکن دیارِ غیر میں بھی بہت بکھیڑے تھے اس کی جان پر۔

www.pdf.pklibrary.com

CamScanner

Scanned with CamScanner

یوں وہ آج کل کا کہتے کہتے اس دن پاکستان پہنچا جب بابا دنیا کی الجھنوں سے آزاد ہو کر اپنی آنکھیں ہمیشہ کے لیے موند چکے تھے۔ یہ اس کی زندگی کا سب سے بڑا شاک تھا جس سے نکلنے میں اسے مہینوں لگے۔ جب اس نے آفس جوائن کیا تو پتا چلا کہ جو کچھ بابا کی زندگی میں ہو چکا تھا، اب حالات اس سے بھی سوا تھے۔

اب تو ماما کو بھی ہوش آ گیا تھا۔ سمیر تو بے شک ناتجربہ کار تھا لیکن بہروز بھائی کیوں سب سنبھال نہیں پائے یہ اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔ ہر کوئی اپنی زندگی میں مست اور مگن تھا، جو ہو رہا ہے، جیسے ہو رہا ہے کی بنیاد پر زندگی گزرنے کا قائل۔ اگر کوئی مشکل میں تھا تو وہ حنان تھا۔ کچھ اس کی طبیعت میں احساس ذمہ داری تھا تو کچھ بابا کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں نہ جانے کی چاہ۔

وہ گزرتے دو برسوں میں صحیح معنوں میں مشین بن کر رہ گیا تھا۔ کبھی اتنا وقت ہی نہیں ملا کہ فرصت سے بیٹھ کر زندگی کے کھاتے میں اپنے سود و زیاں کا حساب کتاب کرتا۔ ایک دادی تھیں جو اس کو یوں دن رات ایک کرتے دیکھ کر کڑھا کرتیں

''تو میرے مجید کا عکس ہے، اسی کی طرح زمانے بھر کا غم سمیٹے ہوئے اپنے اندر۔'' وہ جھریوں زدہ ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ تھام کر اپنے بیٹے کا چہرہ کھوجتیں۔

''آپ کو ابا سے بہت پیار تھا ناں دادی جان۔'' وہ ان کی جھلملاتی آنکھیں دیکھ کر سوال کرتا۔

''اولاد سے کسے پیار نہیں ہوتا اور وہ تو میرا ایک ہی بیٹا تھا۔'' وہ اپنے تئیں اس کے بھول پن پر ہنس دیتیں اور وہ بے اختیار ان کا موازنہ اپنی ماں سے کرنے لگتا۔ جن کی آنکھوں میں اس نے آج تک مامتا کے یہ جھلملاتے رنگ نہیں دیکھے تھے۔

''بہروز بھائی اور سمیر بھی تو ہیں ہر حال میں خوش رہنے والے۔ میں پتا نہیں کیوں لوگوں سے اتنی توقعات وابستہ کر لیتا ہوں کہ پھر مطمئن نہیں ہو پاتا۔''

وہ اس میں بھی خود کو قصوروار ٹھہراتا تھا۔ بہرحال اب تو وہ گزرے دنوں کی یہ ساری باتیں بھول چکا تھا۔ نہ صرف یہ سب کچھ بلکہ ساتھ ہی اپنی زندگی سے وابستہ ایک اور حقیقت کو بھی یکسر فراموش کر چکا تھا۔ جس نے اس دن اچانک اس کے آفس آ کر اپنے وجود کی پہچان کروائی تھی۔ وہ بابا کی ہر بات پر آنکھیں موند کر اعتبار کرتا تھا۔ اس دن اسے اچھی طرح یاد ہے، بابا نے کہا تھا۔

''حنان! میں تم سے تمہاری زندگی کا سب سے اہم فیصلہ کرنے کا اختیار مانگوں تو......'' انہوں نے اپنی اسٹڈی میں اسے بلا کر ڈائریکٹ ہی استفسار کیا تھا۔

''میں نے آپ کو کبھی کسی بات کے لیے انکار کیا ہے کیا؟'' اس نے الٹا سوال داغا۔

''وہ تو ٹھیک ہے بیٹا! لیکن کچھ فیصلے ایسے ہوتے ہیں جو انسان اپنے دل کی مرضی سے کرنا چاہتا ہے۔'' بابا ہچکچا رہے تھے۔

''میرے دل کی مرضی آپ کی کسی بھی خواہش سے بڑھ کر نہیں، سو میرے عظیم والد محترم! آپ حکم کیجیے۔'' وہ گھوم کر ان کی کرسی کی پشت پر آ گیا۔

''تم اعتزاز کی بیٹی سے شادی کرو گے۔'' انہوں نے فوراً سوال کیا تھا۔

''میں اور شادی......'' اس نے ان کی بات تو جیسے سنی ہی نہیں۔

''اگر تمہیں اعتراض ہو تو کوئی بات نہیں۔'' بابا کی آنکھوں کی جوت کچھ مدھم سی ہوئی تھی۔

''بات اعتراض کی نہیں بابا! ابھی میری تعلیم بھی مکمل نہیں ہوئی۔ میں نے کیریئر بنانا ہے ابھی۔'' وہ آنکھوں میں الجھن لیے گھوم کر ان کے مقابل آ بیٹھا۔

''اس کا بھی حل ہے۔'' وہ پرسوچ انداز میں گویا ہوئے۔ ''ابھی ہم صرف نکاح کر لیتے ہیں، رخصتی کچھ سالوں بعد جب تم اسٹیبلش ہو جاؤ گے، جب کروا لیں گے۔'' بابا کا ہوم ورک مکمل تھا۔

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

"لیکن بابا! ایسی بھی کیا ایمرجنسی ہے اور ماما بھلا مانیں گی۔" اس نے ان کی توجہ ایک اور پہلو کی طرف دلوائی۔

"خبردار.....اپنی ماما کے سامنے کوئی ذکر بھی کیا تو......تمہیں معلوم ہے نا کہ وہ اعتزاز کے نام سے بھی خار کھاتی ہے۔"

"یعنی آپ میرا خفیہ قسم کا نکاح کروانا چاہتے ہیں۔" اتنی سنجیدہ گفتگو کے دوران بھی اسے ہنسی آگئی۔

"فی الحال کچھ ایسا ہی ہوگا۔ تم مجھے صرف یہ اطمینان دلا دو کہ تمہیں کوئی اور لڑکی تو نہیں پسند۔ آئی مین کوئی کمٹمنٹ تمہاری؟ کیونکہ بیٹا! میں یہ نہیں چاہتا کہ انجانے میں ہی سہی تمہارے ساتھ کوئی حق تلفی نہ ہوجائے۔" بابا نے بغور اس کا چہرہ جانچا۔

"کمٹمنٹ تو میری کوئی نہیں ہے بابا لیکن آپ ایک دفعہ پھر سوچ لیں۔ ماما سے اس بات کو چھپا کر آپ بہت بڑا رسک لے رہے ہیں۔ یہ بات ہمیشہ راز تو رہے گی نہیں، لیکن تب آپ کی ذمہ داری ہوگی ساری سچویشن کو ہینڈل کرنا۔" اس نے انہیں صورت حال کی نزاکت سے آگاہ کرتے ہوئے گویا فری ہینڈ دیا۔

"او کے ڈن، ڈونٹ وری۔" وہ ایک دم پرجوش ہوئے۔

"ابھی تو مجھے اعتزاز سے بھی بات کرنا ہوگی اور اسے منانا تمہیں منانے سے کہیں زیادہ مشکل ہوگا۔ بھابھی کی اچانک وفات کے بعد سے وہ عمیرہ کی از حد ٹینشن لیے بیٹھا ہے۔ دور پار کے رشتے داروں کے سوا اس کا کوئی ہے نہیں۔ آنسوؤں سے روتا ہے باقاعدہ بھابھی کو یاد کرکے اور عمیرہ کے مستقبل کا سوچ کے۔ اسے پتا نہیں کیوں لگتا ہے کہ اس کی زندگی کے دن بھی بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ ہرایرے غیرے کو بلا لیتا ہے رشتہ دیکھنے کے لیے۔" انہوں نے اسے تفصیل بتائی جو اس نے قدرے غیر دلچسپی سے سنی تھی۔

"لیکن حسان! ایک بات کی میں تمہیں گارنٹی دیتا ہوں کہ میرا یہ فیصلہ تمہاری زندگی کو خوشیوں سے بھر دے گا۔ میرے چاروں بچوں میں صرف تم ہو، جس میں مجھے اپنی ذات کی جھلک نظر آتی ہے اور یہ بھی میں جانتا ہوں کہ جیسی آرٹیفیشل زندگی میں نے گزاری ہے۔ تم اپنے لیے کبھی بھی پسند نہیں کرو گے سو مائی ڈیئر سن! میں تمہاری زندگی میں وہ سارے رنگ بھرنا چاہتا ہوں جن کے کبھی میں نے خواب دیکھے تھے۔"

بابا کے لہجے میں ان کے ٹوٹے ہوئے خوابوں کی کرچیوں کی چبھن تھی۔ حسان انہیں دیکھ کر رہ گیا۔ بابا اتنی آسانی سے اپنا اندر کسی کے سامنے نہیں کھولتے تھے لیکن اس وقت انہیں دیکھ کر ان کے اندرونی کرب کا اندازہ ہو رہا تھا۔

☆☆☆

"اوہ بابا! آپ نے گارنٹی دی تھی کہ ساری سچویشن کو آپ خود ہینڈل کریں گے لیکن مجھے بتائیں اب میں کیا کروں۔"

وہ گزشتہ ایک ہفتہ سے اسی ادھیڑ بن کا شکار تھا۔ اعتزاز انکل سے تو وہ اسی دن بھی جا کر مل سکتا تھا لیکن اس کی صورت دیکھ کر جو سوال انہوں نے کرنا تھا اس کا جواب اس کے پاس تاحال نہ تھا۔

ماما اس کے لیے ایشل کو نظر میں رکھے ہوئے تھیں جو فروا کی نند تھی۔

فروا ان تین بھائیوں کی چھوٹی اکلوتی بہن تھی جو ہر دوسرے روز ایشل نامہ کھول کر بیٹھ جاتی تھی۔ ماما بھی حسان پر دباؤ بڑھائے جا رہی تھیں۔ ایسے میں اپنے نکاح کی خبر بریک کرنا عمیرہ اعتزاز کی زندگی کو عذاب بنا دینے کے مترادف تھا۔ ماما نے زندگی میں اپنے کیے ہوئے فیصلوں پر انکار سننا نہیں سیکھا تھا۔

وہ یہی چاہ رہا تھا کہ پہلے ماما کو ذہنی طور پر تیار کر لے پھر حقیقت ان کے سامنے لائے لیکن اتنے دن گزرنے کے باوجود بھی وہ یہ کام نہ کر سکا تھا۔

اس دن بھی ناشتے کی ٹیبل پر اپنے مقابل ماما کو

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

آ کر بیٹھتے دیکھ کر اس نے گہری سانس لی۔ ماما اپنی بے حد معروف زندگی میں روٹین سے ہٹ کر کسی کے لیے چند لمحے نکالتی تھیں تو وہ بے سبب نہیں ہوتا تھا۔

"آج فروا کو سسرال سمیت ڈنر پر انوائٹ کیا ہے میں نے۔" انہوں نے نیوز پیپر اپنے سامنے پھیلاتے ہوئے اسے مطلع کیا۔

"تو......؟" وہ جانتے بوجھتے بھی انجان بنا۔

"حنان!" انہوں نے تنبیہی انداز میں اسے گھورا۔ "میں تمہیں اس لیے بتا رہی ہوں کہ ڈنر پر تمہاری موجودگی ضروری ہے۔ ایشل بھی آئے گی۔"

"ماما پلیز۔" اس نے احتجاج کیا۔

"میں نے آپ کو کلیئر بتا رکھا ہے کہ ایشل میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں اور ابھی میرا شادی کرنے کا بھی کوئی ارادہ نہیں۔"

"اور ہر دفعہ کی طرح میں آج بھی یہی پوچھوں گی کہ کیوں؟"

"کیونکہ میں اپنی پسند سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" اس نے پرسکون انداز میں جواب دیا۔

"اوہ......تو یہ بات ہے۔" انہوں نے ہونٹ سکیڑے۔

"مجھے پہلے ہی پتا تھا کہ اپنی دادی سے تمہاری جو لمبی لمبی میٹنگز ہوتی ہیں، ان کا یہی انجام ہوگا۔"

"کیسا انجام؟" اس نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔ ماما دن چڑھے سو کر اٹھتی تھیں پھر سارے دن کی سوشل ایکٹیویٹیز کے بعد رات گئے گھر آتی تھیں لیکن اس کے معمولات کی ایک ایک خبر ان کے پاس ہوتی تھی۔

"اگر تم اپنی پھپھو کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتے ہو تو ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ساری زندگی مجید کو مجھ سے دور کرنے کے جتن کیے۔"

ماما کی سوچ سسرال اور سسرالی سے وابستہ رشتہ داروں کے بارے میں وہی روایتی تھی۔

"آپ بے فکر رہیں۔ عائشہ کی انگیجمنٹ ہو چکی ہے۔" اس نے حتی الامکان ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

"اور وہ دوسری۔" انہوں نے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے نام یاد کرنا چاہا۔

"کم آن ماما۔ فاطمہ بہت چھوٹی ہے ابھی اور میں نے ان دونوں کو ہمیشہ اپنی بہنیں سمجھا ہے۔ آپ کم از کم یہ خدشہ اپنے ذہن سے نکال دیں کہ میں پھپھو کے گھر شادی کرنا چاہتا ہوں اور ویسے بھی پھپھو بہت خوددار ہیں۔ وہ مجھ سے پیار ضرور کرتی ہیں لیکن ایسی کوئی سوچ ان کی ذہن میں نہیں۔"

اس نے بڑے رسان سے اپنی اور پھپھو دونوں کی پوزیشن کلیئر کرنا چاہی۔

"ہاں صرف خودداری ہی تو ہے تمہارا باپ کے خاندان میں۔" وہ زہر خند ہوئیں۔ وہ لب بھینچ کر خاموش رہا۔

"بہرحال فروا اور اس کے سسرال والے آج آرہے ہیں۔" ماما اس بار اس کا جواب سنے بغیر ٹیبل سے اٹھ گئی تھیں۔ وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا۔

الجھی ہوئی طبیعت اور الجھ گئی تھی۔

نجانے وہ ماما سے دو ٹوک بات کیوں نہیں کر پاتا تھا۔ ورنہ سمیر اور بہروز بھائی بھی تھے، ماما کی طرح ہی منہ پھٹ اور بدلحاظ۔ شادی کے معاملے پر انہوں نے البتہ ماما کو مایوس نہیں کیا تھا۔ شاید ان سب لوگوں کے مفادات مشترکہ تھے۔ صرف وہ ہی تھا جو مفادات کے اس کھیل میں اپنی پوزیشن خود واضح نہیں سمجھ پایا تھا۔

آفس جانے کا ارادہ ملتوی کرتے ہوئے وہ دادی کے پاس اٹھ آیا۔ دادی کی دنیا اس چھوٹی سی انیکسی تک محدود تھی جہاں بابا کی ڈیتھ کے بعد ماما نے ان کو منتقل کر دیا تھا۔ حنان نے اس پر بھی پرزور احتجاج کیا لیکن دادی نے خود ہی اس کو سمجھا بجھا کر ٹھنڈا کر لیا۔ اب بھی اس کے قدم انیکسی کی طرف بڑھ گئے جو گھر کی مرکزی عمارت سے ہٹ کر لان عبور کر کے دوسری طرف ذرا سی پیچھے

"آگیا میرا بیٹا۔" دادی کی آنکھیں اس کو

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

دیکھتے ہی روشن ہوجاتی تھیں۔
''جی دادی۔'' وہ ان کی گود میں سر رکھ کر تخت پر ہی نیم دراز ہوگیا۔ انہوں نے جھک کر اس کی پیشانی پر پیار کیا۔
''آج صبح سے میرا دل تمہارے لیے اداس تھا۔''
''اچھا پھر آپ نے مجھے کیوں نہیں بلوایا؟''
''اس لیے کہ مجھے پتا تھا کہ تو خود آئے گا۔'' ان کی نرم لیکن نحیف انگلیوں کا لمس وہ اپنے بالوں میں محسوس کررہا تھا۔
''کیا بات ہے حسان! تو پریشان ہے؟'' جب کافی دیر تک آنکھیں موندے وہ یوں ہی لیٹا رہا تو دادی نے پرسوچ نگاہیں اس کے چہرے پر جمائیں۔
''ہاں ہوں تو۔'' اس نے چھپایا نہیں۔
''میری بات مان لے تو اپنا گھر بسالے۔ سکھی ہوجائے گا۔''
''ماما کے ہوتے ہوئے یہ ممکن نہیں ہے۔'' وہ تلخ سی ہنسی ہنسا۔
''وہ کیا چاہتی ہے؟'' دادی کی انگلیاں اس کے بالوں میں تھم گئیں۔
''فروا کی تند پسند کررکھی ہے انہوں نے۔''
''تو کیا چاہتا ہے؟''
''میں کچھ نہیں چاہتا لیکن.....''
''لیکن کیا؟'' دادی نے اس کی ادھوری بات مکمل ہونے کا انتظار کیے بغیر سوال کیا۔
''حسان! تو کچھ بھول تو نہیں رہا؟'' ان کی آواز آہستہ ہوگئی۔ حسان نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔
''دادی آپ کو معلوم ہے۔'' وہ ایک لمحہ کے ہزارویں حصے میں جان گیا کہ ان کا اشارہ کس طرف ہے۔
''ہاں، مجید مجھ سے کچھ نہیں چھپاتا تھا۔'' ان کی آنکھوں کے گوشے نم ہوگئے ''اور یہ تو بہت بڑا فیصلہ تھا جو اس نے صرف تیرے لیے کیا تھا۔ اس دن وہ بہت خوش تھا۔'' گزرے دن کی یاد نے ان کے چہرے کو روشن کردیا تھا۔
''لیکن مجھے بتائیں میں اب کیا کروں۔ عبیرہ آئی تھی میرے آفس، اعتزاز انکل نے بلوایا ہے مجھے۔''
''تو گیا ملنے؟''
''کہاں جاسکا ہوں دادی! یہی تو مسئلہ ہے کہ ان سے جاکر کیا کہوں گا؟'' وہ دل کا بوجھ ہلکا کرنے کو بالآخر تیار ہوگیا۔
''اگر میں اس لڑکی کو لے کر یہاں آتا ہوں اپنی بیوی کی حیثیت سے تو ماما کا آپ کو معلوم ہے نا صرف طوفان کھڑا کریں گی بلکہ اس لڑکی کی زندگی کو جہنم بنادیں گی اور دوسری طرف اگر میں نکاح کی طرح رخصتی بھی خاموشی سے کروا کر اسے الگ گھر میں رکھوں تو بھی یہ بات زیادہ عرصہ تک چھپی نہیں رہ سکتی اور ویسے بھی میں یہ ہی چاہوں گا کہ جو مقام بہروز بھائی اور سمیر کی بیویوں کا اس گھر میں ہے وہی میری بیوی کو بھی ملے۔ اگر ماما اسے قبول نہیں کریں گی تو باقی لوگوں کے رویوں کی کیا گارنٹی ہے اور میں کم از کم یہ برداشت نہیں کروں گا۔''
''لیکن حسان! تو اعتزاز کے پاس فوراً چلا جا۔ اس کی طبیعت زیادہ خراب ہوگی ورنہ وہ یوں عبیرہ کو تیرے آفس نہ بھیجتا۔'' دادی کے لہجے میں تشویش تھی۔
''انہوں نے اگر رخصتی کا کہا تو؟'' اس کا مسئلہ وہیں پر تھا۔
''دیکھ لیں گے، تو اس سے مل کر آ۔ اسے اطمینان ہوجائے گا۔'' دادی نے دوٹوک لہجہ میں کہا تو اس نے بھی سر ہلادیا۔
''شام کو ہی جاؤں گا۔'' اس نے ارادہ کیا۔

☆☆☆

شام کو اعتزاز انکل کے گھر کی طرف جانے والے راستوں پر گاڑی بغیر کسی دقت کے رواں دواں تھی۔ کئی مانوس سی گلیاں مڑ کر اگلی گلی نسبتاً کم چوڑی

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

تھی۔ گاڑی وہیں کھڑی کر کے اس نے لاک کی اور گلی کی سمت قدم بڑھا دیے۔

ایک دو تین چار...... بچپن کی گنتی تھی۔ چار دروازے چھوڑ کر پانچواں دروازہ اعتزاز انکل کا تھا۔ دروازہ بجنے کی آواز باہر گلی تک آ رہی تھی۔ تیسری بیل پر قدموں کی چاپ ابھری۔

''کون ہے؟'' آہستہ آواز میں اندر سے پوچھا گیا۔ آواز یقیناً عمیرہ کی تھی، اتنا اندازہ تو حسان کو ہو گیا تھا۔

''میں ہوں حسان!'' اس نے اپنا تعارف کروایا۔ وہ دروازہ کھول کر سائیڈ پر ہو گئی۔ بڑا سا صحن عبور کر کے برآمدے میں پڑی کرسیوں کی طرف اشارہ کر کے وہیں رک گئی۔

''اعتزاز انکل؟'' کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے سوالیہ انداز میں عمیرہ کو دیکھا۔

''ان کا انتقال ہو گیا۔'' عمیرہ نے مشینی انداز میں جواب دیا۔ حسان کو شاک لگا۔ وہ بیٹھتے بیٹھتے پھر کھڑا ہو گیا۔

''چار روز پہلے۔'' عمیرہ کرسی کی پشت پر انگلی سے کچھ لکھ رہی تھی۔ حسان سے کچھ بھی بولا نہیں جا رہا تھا۔ وہ ایک بار پھر لیٹ ہو گیا تھا۔

''گھر میں اور کون ہے؟'' گھر کی خاموشی محسوس کر کے وہ چونکا۔

''کوئی نہیں۔'' عمیرہ کے گلے میں پھندا سا لگ گیا۔

اعتزاز انکل کی کہانی بابا نے سنائی تو تھی۔ سوتیلے بہن بھائی اور دور پار کے رشتے دار سب ہی خود غرض تھے۔ اسے یقین آ گیا۔

''رات میں پڑوس سے آپا جی آ جاتی ہیں، جنھوں نے مجھے قرآن پاک پڑھایا تھا۔'' بمشکل اس نے بات پوری کی۔

وہ کرسی پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔ ذہن کئی اطراف میں گردش کر رہا تھا۔ اگر اس لڑکی کا اور اپنا رشتہ بھول بھی جائے تو اعتزاز انکل کی بیٹی کو بھی وہ یوں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

''میں جاب کرنا چاہتی ہوں اور اگر کسی ہاسٹل میں رہائش مل جائے تو......'' وہ انگلیاں مروڑنے لگی۔

''وہ تو سب ہو جائے گا یار......!'' حسان کسی اور ہی سوچ میں تھا۔

''میں اپنے ڈاکومنٹس آپ کو دے دوں۔'' وہ فوراً سے پیشتر جواب چاہ رہی تھی۔ کیا پتا یہ ایک بار چلے گئے تو پھر آئیں بھی یا نہ آئیں۔ اس لیے وہ کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔ یہ الگ بات اس کا مسئلہ بھی صرف وہی حل کر سکتا تھا۔

''ہوں۔ ٹھیک ہے۔ دیکھتے ہیں۔ آپ تیاری کر کے رکھیے گا۔ آپا جی کو بھی بلوا لیجیے گا۔ ان سے مل کر کل میں آپ کو لے کر جاؤں گا۔'' وہ کسی حتمی نتیجہ پر پہنچ گیا تھا۔

''کہاں؟'' وہ سراسیمہ ہو گئی۔

''فی الحال اپنے گھر نہیں لے جا سکتا۔ کچھ اور دیکھوں گا۔ دیکھ لیجیے گا سامان مختصر ہو۔ باقی گھر لاک کر دیں گے۔''

''لیکن آپ مجھے لے کر کہاں جائیں گے۔'' وہ بدستور پریشان تھی۔

''آپ بے فکر رہیں۔ آپ میری ذمہ داری ہیں، میں پوری دیکھ بھال کر کے ہی کوئی فیصلہ کروں گا۔''

اس نے اس کی پریشانی سمجھتے ہوئے تسلی دی۔ یہ اور بات کہ ذمہ داری کا لفظ بولتے ہوئے اسے اپنے آپ سے شرم آئی تھی۔ لمبے لمبے قدم اٹھاتا وہ باہر نکلا تو کئی لوگوں نے گلی میں چونک کر اسے غور سے دیکھا تھا۔

عمیرہ کی اکوارڈ پوزیشن کا سوچ کر وہ ایک بار پھر شرمندہ ہو گیا۔ بہرحال سردست تو اسے پھپھو کے گھر جا کر اس مسئلے کو حل کرنا تھا۔ پھپھو کو مختصراً ساری بات بتا کر اس نے فی الحال عمیرہ کی رہائش کی بابت دریافت کیا۔

پھپھو اور پھوپھا اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ شہر کے

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

نسبتاً بہتر علاقے میں رہائش پذیر تھے۔ پھپھو کا ایک ہی بیٹا تھا، جو دو سال سے بسلسلہ روزگار ملائیشیا میں مقیم تھا۔ پھوپھا ریٹائرڈ پرنسپل تھے اور پھپھو کی طرح ہی شفیق اور ملنسار۔

حسان کی زبانی پورا قصہ سن کر انہوں نے پہلے تو اس کی لاپروائی اور غفلت پر شدید افسوس کا اظہار کیا اور پھر پھپھو سے کہا کہ حسان کے ساتھ جا کر کل وہ خود عبیرہ کو لے کر آئیں تاکہ اس کی عزت نفس بھی مجروح نہ ہو۔ حسان کے سر سے ایک بڑا بوجھ سرک گیا تھا لیکن ابھی اسے بہت کچھ کرنا تھا۔ زندگی کی ترجیحات کو ازسرنو ترتیب دے کر اس نے بہت سی چیزوں کا ازالہ کرنا تھا۔

☆☆☆

"میں نے تمہیں ڈنر کے متعلق بتایا تھا نا۔" رات گئے جب وہ گھر لوٹا تو ممی لاؤنج میں ہی اس کا انتظار کر رہی تھیں۔ ان کے چہرے کے تاثرات ان کی شدید ناراضی کا احساس دلا گئے۔

"میں بزی تھا۔" وہ بھی کہہ پایا۔

"وہی تو پوچھ رہی ہوں کہ کہاں بزی تھے، آفس سے تو تم دوپہر کو ہی اٹھ آئے تھے۔" ماما کی اطلاعات اس کے متعلق ہمیشہ اپ ٹو ڈیٹ ہوتی تھیں۔

"ماما! میری پرسنل مصروفیات بھی ہوتی ہیں۔ میں دوست کے ساتھ تھا۔" اس نے سوچا تھا کہ تحمل سے کام لے گا لیکن ماما کی جرح سے چڑ گیا۔

"حسان تم اپنے بابا کی طرح بہت کچھ مجھ سے چھپانے لگے ہو۔" ماما جہاں دیدہ تھیں۔ گہری جانچتی ہوئی نگاہ اس پر ڈال کر انہوں نے ٹھنڈی سانس بھر کر نتیجہ اخذ کیا۔ وہ کندھے اچکا کر رہ گیا۔ بات سچ جو تھی۔

☆☆☆

رات سوتی جاگتی کیفیت میں گزری تھی۔ آپا جی نے تو ساری بات سن کر خاصے اطمینان کا اظہار کیا تھا لیکن اسے عجیب سے بے کلی تھی۔ آنے والے شب و روز کیسے ہوں گے اسے اندازہ تھا۔ چپ چاپ بہت سے آنسو اس کی آنکھوں کے کناروں سے نکل کر تکیے میں جذب ہوتے رہے۔ امی کی ڈیتھ کے بعد تو اسے بابا کا سہارا تھا۔ وہ سنبھل گئی تھی لیکن بابا کے بغیر تو وہ بالکل بے سائبان ہو گئی تھی۔ لیکن تلخ حقیقت تھی کہ کسی کے جدا ہونے سے زندگی نہیں رکتی سو وہ بھی نہ چاہتے ہوئے ہی سہی لیکن زندگی کی دوڑ میں شریک تھی۔

اس گھر میں اس کی ماما اور بابا کی یادیں تھیں۔ اس کو چھوڑنا اس کے لیے انتہائی مشکل کام تھا لیکن اسے امید تھی کہ وہ یہ مشکل کام بھی کر گزرے گی۔ اپنے ڈاکومنٹس، امی بابا کی کچھ تصویریں اور چند جوڑے جو نسبتاً بہتر حالت میں تھے، اس نے رات کو ہی پیک کر لیے تھے۔ اب تو اسے انتظار تھا رات گزرنے کا اور پھر نیا دن طلوع ہونے کا۔ اذانوں سے ذرا دیر پہلے اس کی آنکھ لگی تھی۔ خواب میں اس نے بابا کو مسکراتے دیکھا تھا جیسے اسے حوصلہ دے رہے ہوں۔ حقیقت میں اسے بڑی ڈھارس ملی تھی۔

خلاف توقع حسان ٹھیک دس بجے پھپھو کے ساتھ اس کے گھر پہنچ گیا تھا۔ پھپھو بہت محبت سے ملیں، اعتزاز انکل کا افسوس کیا اور کافی دیر تک گلے سے لگا کر اسے تسلی دی۔ ذرا سی محبت پا کر اس کی آنکھیں ٹپ ٹپ برسنے لگیں۔ سوجی ہوئی متورم آنکھیں اس کے رت جگے کا پتا دے رہی تھیں۔ بابا کے بعد وہ اپنی ماں، دادی اور بہن بھائیوں کے باوجود خود کو تنہا محسوس کرتا تھا اور یہ لڑکی حقیقتاً کتنی تنہا تھی۔ حسان نے تاسف سے لب بھینچ لیے۔

☆☆☆

پھپھو نے آپا جی کے ساتھ مل کر گھر کو لاک کیا۔ وہ تو سُن ہوتے وجود کے ساتھ دیوار سے لگی کھڑی تھی۔ اپنا گھر تو ہر لڑکی کو چھوڑنا پڑتا ہے لیکن ایسی رخصتی کسی کی نہ ہو۔ اس کو لگا اس نے اپنے آنسوؤں کو نہ بہنے دیا تو اس کا دل پھٹ جائے گا۔ حسان نے اس کا سامان گاڑی میں رکھا اور وہ آپا جی سے مل کر پھپھو

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

کے ساتھ گاڑی میں آ بیٹھی۔ گاڑی جانے پہچانے راستوں سے گزر رہی تھی۔ یہ اس کا اپنا شہر تھا لیکن اس وقت اسے سارے منظر انجانے لگ رہے تھے۔ پھپھو کے گھر اس کا والہانہ استقبال ہوا۔

عائشہ اور فاطمہ دونوں نے اسے بھرپور پروٹوکول دیا۔ پھوپھا جان بھی بہت محبت اور اپنائیت سے ملے۔ دل کو یک گونہ ڈھارس ہوئی۔

''امید ہے یہاں آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔'' عائشہ اور فاطمہ اچھے مزاج کی ہیں...... ہیں تو کزنز لیکن میرے لیے بہنوں کی طرح ہیں۔ امید ہے ان کے ساتھ آپ کا اچھا ٹائم گزرے گا۔''

پھپھو کچن میں گئیں تو حنان نے اسے مخاطب کیا۔

''آپ آیا کریں گے یہاں؟'' عمیرہ نے اٹکتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ بالکل آیا کروں گا۔'' وہ ذرا سا مسکرایا۔ ''ویسے آپ میرا نمبر بھی لے لیں اگر کوئی مسئلہ ہو تو کال کرلیجیے گا۔'' حنان اس کی پریشان سمجھ رہا تھا۔

''فون ہے نا آپ کے پاس؟'' اسے اچانک ہی خیال آیا۔ وہ خفت زدہ سے انداز میں نفی میں گردن ہلا کر رہ گئی۔ گھر پر پی ٹی سی ایل تھا۔ بابا کے پاس موبائل بھی تھا جو ان کے آخری دنوں میں خراب ہوا تو پھر صحیح ہی نہیں کروایا جاسکا۔

''اٹس او کے۔ میں لادوں گا۔'' حنان نے کوئی اور سوال نہیں کیا۔

''میرے اکاؤنٹ میں پیسے ہیں، میں کچھ دنوں تک خود ہی لے لوں گی۔''

''ڈونٹ وری۔ میں نے کل بھی کہا تھا کہ آپ میری ذمہ داری ہیں، اگرچہ مجھ سے اس سلسلے میں بہت کوتاہی ہوئی ہے۔ بٹ اٹس نیور ٹو لیٹ اور میرا خیال ہے مجید میر اور اعتزاز احمد کے مابین جو تعلق تھا۔ وہ اتنا مضبوط تھا کہ اگر تم میرے نکاح میں نہ بھی ہوتیں تو میں پھر بھی وہی کرتا جو اب کررہا ہوں۔''

بات کے اختتام تک وہ آپ سے تم پر آ گیا تھا۔ نکاح کے لفظ پر عمیرہ نظریں جھکا کر رہ گئی۔ شکر ہے یہ حقیقت یاد ہے ان کو اب تک۔ اس دن وہ زیادہ دیر تک نہیں رکا تھا لیکن اگلے روز آفس سے واپسی پر آیا تو اس کے لیے موبائل بھی لے آیا تھا۔

''اس میں، میں نے اپنا نمبر بھی محفوظ کردیا ہے۔''

وہ عمیرہ سے بات کررہا تھا اور پھپھو دونوں کو ساتھ ساتھ کھڑا دیکھ کر خوش ہورہی تھیں۔ ''اللہ دونوں کے دلوں میں محبت پیدا کرے۔ کتنی اچھی جوڑی ہے۔'' انہوں نے دل سے ان کی خوشیوں کے لیے دعا کی تھی۔

عمیرہ کا دل تو کسی حد تک لگ ہی گیا تھا۔ عائشہ اور فاطمہ اسے ایک لمحہ کو بھی اکیلا نہیں چھوڑتی تھیں۔ کہنے کو اس گھر میں چار افراد تھے لیکن پھر بھی خاصی رونق لگی رہتی تھی۔ عمیرہ نے کچن کے کاموں میں بھی حصہ لینا شروع کردیا تھا اب اسے غیر معینہ مدت تک یہاں رہنا تھا تو اپنی جگہ خود بنانی تھی۔

☆☆☆

''پھپھو! میں چاہتی ہوں کہ میں جاب کروں۔'' وہ پھپھو کے پاس بیٹھی ان کی قمیص میں بٹن ٹانک رہی تھی کہ اچانک کچھ خیال آنے پر بولی۔ پھپھو کی اچھی نیچر کے باعث وہ کچھ ہی دنوں میں ان سے کافی مانوس ہوگئی تھی۔

''مجھے تو بیٹا کوئی اعتراض نہیں لیکن بہتر ہوگا کہ تم حنان سے مشورہ کرلو۔'' پھپھو نے کپڑے سمیٹتے ہوئے اسے دیکھا۔

''ویسے یہ خیال تمہارے ذہن میں آیا کیسے؟ کسی چیز کی ضرورت ہو تو بغیر جھجکے مجھے بتادیا کرو۔ تم میرے لیے عائشہ اور فاطمہ کی طرح ہی ہو بیٹا۔'' پھپھو سمجھیں کہ وہ اپنی کسی ضرورت کے باعث ایسا کہہ رہی ہے۔

''نہیں پھپھو! مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ میں محض اس لیے کہہ رہی تھی کہ ذرا مصروفیت

www.pdf.pklibrary.com

CamScanner
Scanned with CamScanner

ہو جائے گی۔ وہاں تو میں ٹیوشن پڑھاتی تھی تو کافی وقت گزر جاتا تھا۔"

"چلو دیکھتے ہیں۔" پھپھو نے ٹال دیا۔ وہ حسان سے بنا پوچھے، اس کو جواب نہیں دینا چاہ رہی تھیں انہوں نے حسان کو فون کر کے اسے عُمیرہ کی خواہش کے بارے میں بتایا۔

"جاب کی کیا ضرورت ہے پھپھو؟ جاب کے ساتھ کئی مسائل ہوتے ہیں۔ وہ گھر میں رہنے والی سادہ سی لڑکی ہے۔ وہ ہر سچویشن کو ہینڈل نہیں کر سکتی۔ بہر حال میں دو چار روز میں چکر لگاؤں گا تو اس سے بات کروں گا۔"

لیکن پھر دو چار دن کی جگہ دو ہفتے گزر گئے۔ پھپھو دادی کے پاس گئی تھیں، وہاں سے پتا چلا کہ وہ کسی ایگزیبیشن کے سلسلے میں جاپان گیا ہوا ہے۔

"مجید بھائی نے اس لڑکے کو مصیبت میں ڈال دیا۔ ماں اور بھائیوں کے دہرے معیار، کاروباری مصروفیت۔ ایک اکیلی اس کی جان کرے تو کیا کرے۔" ماں کے سامنے پھپھو نے دل کے جذبات کا اظہار کیا۔

"سچ بتاؤں اماں! مجھے اس لڑکی پر بہت ترس آتا ہے۔ حسان اسے اپنی ذمہ داری سمجھ کر نبھانا تو چاہ رہا ہے لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ جذباتی لحاظ سے اس کی اس لڑکی کے ساتھ کوئی وابستگی تو ہے نہیں کہ اس کے لیے پوری دنیا کے سامنے ڈٹ جائے۔ لیکن ایک آدھ سال یہ معاملہ ایسے ہی لٹکتا رہا تو اس لڑکی کا کیا بنے گا۔ سچ پوچھیں تو مجھے ہول آتا ہے۔"

پھپھو بھی اتنے دنوں سے کسی سامع کی تلاش میں تھیں تو اپنا تجزیہ لے کر بیٹھ گئیں۔

"ہاں مشکل تو ہے، عافیہ تو دونوں بہوویں دولت کے پلڑے میں تول کر لائی ہے لیکن میرے مجید کی نیت صاف تھی۔ اللہ کوئی نہ کوئی سبب بنا ہی دے گا۔" دادی نے انہیں تسلی دی۔

"تو اسے مجھ سے ملوانے تو لے آتی، کیسی ہے وہ۔ اعتزاز کی بیوی تو بہت خوب صورت تھی۔" دادی کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

"بہت پیاری ہے اماں! عُمیرہ بھی۔ لیکن میں یہاں نہیں لا سکتی۔ بھابھی کو بھنک بھی پڑ گئی نا تو بہت برا ہوگا۔"

"چل اچھا موسم ذرا بہتر ہو جائے تو میں آؤں گی تیری طرف۔"

دادی نے ان کی بات سے اختلاف نہیں کیا۔

گھر آ کے پھپھو نے اسے حسان کے جاپان جانے کے متعلق بتایا تو اس کا دل افسردہ ہو گیا۔ اسے یہاں آئے دو ماہ ہونے کو آئے تھے اور ان دو ماہ میں مختصر سی کال کے علاوہ کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔

سچ تو یہ ہے کہ عُمیرہ کو خود بھی اپنے مستقبل کا اندازہ تھا، اسی لیے اس نے جاب کی بات کی تھی تاکہ کسی نہ کسی حد تک اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکے۔ سدا پھپھو کے گھر تو نہیں رہ سکتی تھی نا۔ بہر حال فی الوقت تو اسے حسان کی واپسی کا انتظار کرنا تھا۔

☆☆☆

جاپان سے واپسی پر کئی دن تو اسے اپنی روٹین سیٹ کرنے میں لگ گئے۔ ایک دن دفتر سے جلد اٹھا تو پھپھو کے گھر کا رخ کیا۔ عائشہ اور فاطمہ نے اسے دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔

"حسان! تم بہت لاپروا ہو گئے ہو۔" عائشہ نے جتاتی نظروں سے اسے دیکھا تو وہ گہری سانس لے کر رہ گیا۔

"اب دادی اور پھپھو کے ساتھ تم بھی لیکچر دیا کرو گی مجھے۔" وہ لاؤنج میں بیٹھ گیا تھا۔ سمجھ گیا تھا کہ اس کا اشارہ کس طرف ہے۔

"پھپھو کدھر ہیں؟"

"ابو کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس گئی ہیں۔"

"کیوں، خیریت؟"

"ہاں بس ٹمپریچر ہو رہا تھا دو دن سے۔ خود ہی میڈیسن لے رہی تھیں لیکن آج ابو زبردستی لے کر گئے ہیں۔"

"اور عُمیرہ؟"

www.pdf.pklibrary.com

CamScanner
Scanned with CamScanner

"شکر ہے اس کا بھی پوچھ لیا جس کا سب سے پہلے پوچھنا چاہیے تھا۔ بہرحال وہ چائے بنا رہی ہے، تم بیٹھو میں آتی ہوں۔" عائشہ اٹھ کر چلی گئی۔

"السلام علیکم!" کچھ ہی دیر میں عیرہ چائے کی ٹرے اٹھائے لاؤنج میں چلی آئی۔

"وعلیکم السلام۔ کیسی ہو؟" حسان نے موبائل اسکرین سے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ پہلے کی نسبت نکھر رہی تھی وہ۔

"میں ٹھیک ہوں۔" وہ ٹیبل پر چائے رکھ کر پلٹنے لگی کہ حسان نے اسے آواز دے ڈالی۔

"کہاں جا رہی ہو؟ بیٹھو یہاں۔"

"جی۔" وہ کسی معمول کی طرح اس کے مقابل آ کر بیٹھ گئی۔

"تم جاب کرنا چاہتی ہو؟"

"جی۔ سوچ تو رہی ہوں۔"

"کیوں کرنا چاہتی ہو۔ آئی مین کوئی فنانشل پرابلم ہے؟" اس نے چونک کر حسان کو دیکھا۔

"اپنا فیوچر کسی حد تک سیکیور کرنا چاہتی ہوں۔" اس نے سوچ رکھا تھا کہ دوٹوک بات کرے گی۔

"ہوں۔ تمہارا ماسٹرز کس سبجیکٹ میں ہے؟" حسان نے پرسوچ نظریں اس کے چہرے پر جمائیں، جیسے اس کی بات کی تہہ تک پہنچ گیا ہو۔

"ماسٹرز تو نہیں، گریجویشن کی ہے۔" وہ شرمندہ ہو گئی۔ بابا کی بیماری کی وجہ سے اس نے گریجویشن بھی جیسے تیسے مکمل کی تھی۔

"اوکے، پھر پہلے تو تم ماسٹرز کرو گی کیونکہ گریجویشن کی بنیاد پر تو تمہیں کوئی اچھی جاب نہیں ملے گی۔" حسان نے فوراً فیصلہ سنایا۔

"ڈن ہو گیا پھر۔ میں انفارمیشن لے لیتا ہوں ایڈمیشن کب ہوں گے۔"

"ماسٹرز تو میں پرائیوٹ بھی کر سکتی ہوں۔" اسے حسان کی اپنے متعلق فیوچر پلاننگ مایوس کر گئی تھی۔ ایک وجہ بھی تو اس نے اسے آئندہ زندگی کے حوالے سے کوئی امید نہیں دلائی تھی۔

☆☆☆

ان ہی دنوں اچانک عائشہ کی شادی کی تاریخ طے کر دی گئی۔ اس کے جیٹھ امریکہ میں مقیم تھے۔ وہ دو ماہ کی چھٹیاں لے کر پاکستان آ رہے تھے سو اس کے سسرال والوں نے نزدیک ترین تاریخ مانگ لی۔

پھپھو کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ فوراً ملائیشیا میں معاذ کو کال ملا کر رابطہ کیا گیا۔ اس کی چھٹی کا بھی مسئلہ تھا لیکن اس نے جیسے تیسے کر کے اوکے کا سگنل دے دیا۔ تیاری تو پھپھو نجانے کب سے کر رہی تھیں لیکن پھر بھی بازاروں کے چکر لگنے شروع ہو گئے۔

عیرہ بھی اس موقع پر اپنی تمام تر یاسیت اور پژمردگی بھلا کر ان کی مدد کروا رہی تھی۔ بازار کا زیادہ تر کام تو پھپھو اور عائشہ ہی کر رہی تھیں لیکن اس نے گھر کی طرف سے انہیں مکمل مطمئن کر دیا تھا۔ پھپھو کے دل سے اس کے لیے دعائیں نکلتی تھیں۔

حسان نے کئی بار چکر لگایا۔ عیرہ کو مصروف سے انداز میں گھر کا حصہ بنے دیکھ کر اسے خاصی تسلی ہوئی۔ اسے انسیت سی محسوس ہونے لگی تھی اسے دیکھ کر۔ آج کل تو دادی بھی پھپھو کے گھر رہنے آئی ہوئی تھیں، انہوں نے عائشہ کو زبردستی پکڑ کر گھر بٹھا دیا کہ بازاروں کے چکر لگانے والی لڑکیوں پر روپ نہیں چڑھتا۔ ویسے بھی اب تھوڑے ہی دن رہ گئے تھے۔

عیرہ کو مشفق سی دادی بہت اچھی لگی تھیں۔ ان کی یادداشت بہت اچھی تھی۔ اسے پاس بٹھا کر وہ اس دن کی بھی جزئیات اسے سناتیں جس روز عیرہ کی ماما دلہن بن کر اعتزاز احمد کے گھر آئی تھیں۔ عیرہ پوری دلچسپی سے ان سے باتیں کرتی۔

اس دن بھی پھپھو کے سسرال سے مہمان آنے والے تھے، وہ ان کے لیے تیاریوں میں مصروف تھیں۔ جیولر سے جیولری لے کر آئی تھیں اور بھی کئی کام تھے۔

"ابھی تو رات کے کھانے میں دیر ہے، تم حسان کے ساتھ چلی جاؤ۔" دادی نے ان کی ٹینشن دور کرنا چاہی۔ حسان دادی سے ملنے آیا تھا۔

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

"ارے نہیں اماں! آپ کو نصرت آپا کی عادت کا نہیں پتا، اگر وہ پہلے پہنچ گئیں اور میں گھر پر نہ ہوئی تو انہوں نے اس بات کو لے کر ہی منہ بنائے رکھنا ہے۔"

"ایسا کریں آپ مجھے بتا دیں کہ کہاں سے کیا لینا ہے۔ میں عجیرہ کو ساتھ لے جاتا ہوں، اس کو شادی کے لیے شاپنگ بھی کروانی ہے۔ آپ کے کام بھی کرلیں گے ہم۔"

حنان آج حقیقت میں اسی کام کے لیے آیا تھا۔ پھپھو اور دادی تو خوشی کے مارے گنگ ہو گئیں۔ فٹافٹ عجیرہ کو تیار ہونے بھیجا، ساتھ ہی عائشہ کو بھی آنکھ سے اشارہ کیا کہ ذرا اسے ڈھنگ کی تیاری کروائے۔ عائشہ دادی کا اشارہ پا کر عجیرہ کے پیچھے ہی چلی گئی۔

اور عجیرہ اسے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ حنان نے ازخود اس کا نام لیا ہے۔ چوں چرا کیے بغیر اس نے عائشہ کی ہدایات پر عمل کیا تھا۔ قدرے جھینپتے ہوئے وہ حنان کے ساتھ گاڑی میں آ کر بیٹھی تھی۔

اسے حنان کے ساتھ جاتا دیکھ کر سب لوگ خوش تھے۔ خوش تو وہ بھی بہت تھی، اس کے نہ نہ کرنے کے باوجود حنان نے دل کھول کر اسے شاپنگ کروائی تھی۔

کتنی مکمل شخصیت تھی حنان کی۔ اس کے ساتھ چلتے ہوئے اسے خود پر رشک آ رہا تھا۔ وہ اسے سوچنا نہیں چاہ رہی تھی لیکن اس کا مسکرانا، چلنا پھرنا، اس کی حرکات و سکنات سب کی سب اس کے ذہن پر نقش ہو رہی تھیں۔

"کمال ہے یار! تمہارے ساتھ تو شاپنگ کرنا بہت آسان ہے۔ ورنہ خواتین تو سنا ہے ایک سوٹ پسند کرنے میں کئی گھنٹے لگا دیتی ہیں۔"

حنان نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ہلکا پھلکا انداز اختیار کیا۔ عجیرہ کیا جواب دیتی وہ تو آج مکمل طور پر اس کی شخصیت کے حصار میں آ گئی ہوئی تھی۔ یہ دن آنے والی کئی راتوں تک اس کے خوابوں میں آنا تھا، یہ تو طے تھا۔

☆☆☆

"یہ لڑکی کون ہے؟" نصرت پھپھو نے شربت پیش کرتی عجیرہ کے ہاتھ سے گلاس تھامتے ہوئے پہچاننے کی کوشش کی۔

"یہ عجیرہ ہے۔ مجید کے مرحوم دوست کی بیٹی۔" دادی نے جو بیانیہ جاری کیا، وہ سب کو چونکا گیا کیونکہ ابھی تک یہی طے پایا تھا کہ اس کا تعارف پھوپھا جان کے کسی دوست کے حوالے سے کروایا جائے گا۔

"اماں! آپ نے نصرت آپا کو حقیقت کیوں بتائی۔ آپ کو پتا ہے شادی میں عافیہ بھابھی بھی آئیں گی۔ ان تک یہ تعارف پہنچا تو....." پھپھو نے تنہائی میسر آتے ہی دادی سے سوال کیا۔

"اس کو بھی یہی بتانا ہے۔ میں نے بہت سوچا ہے، یہی مناسب ہے۔ بے نام و نشان بہو کو تو وہ بھی قبول نہیں کرے گی۔" دادی نے توجیہہ دی۔

"اور اعتزاز بھائی کی بیٹی کو بہو کے طور پر قبول کرلیں گی۔" پھپھو کو دادی کی سادگی پر تعجب ہوا۔

"اللہ بہتر کرے گا۔ تم ابھی سے یہ سب سوچ کر ہلکان نہ ہو۔" دادی نے پھپھو کو تو تسلی دے دی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ یہ بہت بڑا رسک ہے جو وہ لے رہی تھیں۔

"میری پریشانی کی فکر نہ کریں اماں! اصل مسئلہ اس بچی کا ہے۔ ویسے تو عافیہ بھابھی ایک نظر کے بعد دوسری نظر بھی نہ ڈالیں لیکن جب اعتزاز بھائی کا ذکر ہوگا تو وہ ضرور چونک جائیں گی یا نہیں؟"

اور یہی سوال حنان نے بھی دادی سے کیا جب اسے سارے معاملے کی خبر ہوئی۔

"حنان! مصلحت پسندی اچھی چیز ہے بیٹا! لیکن کبھی کبھی مصلحت پسندی بزدلی بن جاتی ہے۔ کچھ فیصلوں کو مصلحت کے تابع نہ رکھنا ہی بہتر ہوتا ہے۔" سیدھی سادی دادی نے کوئی سنی سنائی بات کہی تھی یا اپنی زندگی سے سیکھا سبق اسے سکھانا چاہا تھا۔ وہ کچھ سمجھ نہیں پایا۔

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

"لیکن دادی! پھر بھی ---" وہ شاید ان کی بات سے متفق نہیں تھا لیکن کھلم کھلا اختلاف بھی نہیں کر پایا۔

"تو مجھے صرف یہ بتا کہ تیری زندگی میں آج جو گومگو کی کیفیت ہے، اس کا سرا مجید کے تیرے نکاح کے فیصلے سے جا ملتا ہے نا۔ اگر مجید اس وقت مصلحت پسندی کی چادر نہ اوڑھتا تو تیرے لیے زندگی اتنی بیزار نہ ہوتی۔"

"میں بیزار نہیں ہوں دادی۔ بابا نے اپنی طرف سے میری بہتر زندگی کا سبب کرنا چاہا تھا۔" اس نے فوراً باپ کو کٹہرے سے نکالا۔

"میں مجید کا فیصلہ غلط نہیں کہہ رہی۔ عمیرہ کو دیکھے بنا ہی میرے دل نے مجید کے فیصلے کو درست قرار دے دیا تھا اور اب ایسی موہنی اور تابع دار بچی کو دیکھ کر تو دل سے باقاعدہ دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے۔ میں نکاح کو چھپانے کے حق میں نہیں تھی۔ میں نے بڑا سمجھایا تھا اپنے مجید کو لیکن وہ آنے والے وقت سے اچھی امید رکھتے ہوئے مصلحت کا شکار ہو گیا اور اب عمل کی تمام تر ذمہ داری تیرے کندھوں پر ہے۔"

"اب مجھے کیا کرنا چاہیے دادی؟" باہر کی یونیورسٹی کا پڑھا ہوا، کاروباری دنیا کے اسرار و رموز سے بخوبی آگاہ وہ شخص اپنی زندگی کی الجھی ڈور سلجھانے کے لیے اس ضعیف العمر خاتون کی رائے کو فوقیت دے رہا تھا۔

"ابھی تو شادی کے ہنگاموں سے فراغت پا کر میں عمیرہ کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں گی۔ میری دیکھ بھال کے لیے تجھے کسی ملازمہ کی ضرورت تھی نا۔ ملازمہ میرا کتنا خیال رکھ سکتی تھی یہ مجھے بھی پتا ہے۔ بس اب عمیرہ کو لے چلوں گی۔ یہاں نصرت نے محاذ کھولا ہوا ہے، معاذ کی ہونے والی ساس ہے اور اسے اس گھر میں معاذ کی موجودگی میں ایک جوان جہان لڑکی کا وجود گوارا نہیں۔ ساری دنیا ہی خدائی فوجدار بنی ہوئی ہے۔"

"اور وہاں ماما جو طوفان اٹھائیں گی۔ دیکھ لیں، سنبھال لیں گی آپ؟" حنان کو ان کی تجویز پسند آئی تھی۔ یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا، دل و دماغ پر سے بوجھ ہٹتا ہوا محسوس ہوا تھا پھر بھی دادی کا حوصلہ چیک کرنا چاہ رہا تھا۔

"میں نے کیا سنبھالنا۔ تیری تجویز ہے تو خود ہی سنبھالنا۔" دادی مسکرائیں۔ وہ سر کھجا کر رہ گیا۔

"لیکن حنان! یہ سب کچھ عارضی ہو گا، تو نے جلد از جلد کسی فیصلے پر پہنچنا ہو گا۔ اگر تو یہ رشتہ نبھا سکتا ہے تو تجھے خود راہ بنانی پڑے گی اور اگر تیری نظر میں کوئی دوسرا حل ہے تو بھی صحیح فیصلہ تجھ ہی کو کرنا ہو گا۔"

"دوسرا حل۔" حنان چونکا۔

"تیری اگر پیار محبت کی شادی ہوتی تو وہ "پیار" تجھے تیرے اپنوں کو قائل کرنے کے قابل بناتا۔ تیرے اندر ہمت پیدا کرتا اب چونکہ تیری کوئی دلی اور جذباتی وابستگی تو ہے نہیں اس بچی سے۔ ایسے میں تو اگر اس کو اس کا جائز حق دلوا سکتا ہے۔ تو بیٹا اس سے افضل کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی لیکن تو محض بلی کو دیکھ کر کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے وقت گزارنا چاہتا ہے تو اس بچی کو آزاد کر دے۔ ابھی اس کے پاس وقت ہے اللہ اس کا بھی کوئی نہ کوئی سبب بنا ہی دے گا۔ لیکن اگر دو چار سال اور گزر گئے تو اس کے پاس شاید کچھ بھی باقی نہ رہے۔"

دادی حنان کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بغور دیکھ رہی تھیں۔ وہ پوتے کے دل و دماغ کو تحریک دینا چاہتی تھیں جو اس لڑکی کے ساتھ ساتھ حنان کے خود کے لیے بھی ضروری تھی۔

لیکن وہ دونوں نفوس اس تیسری ہستی سے بے خبر تھے جو دروازے کے باہر اپنی قسمت سے شاکی دونوں ہاتھ لبوں پر رکھے سسکیاں دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔ کاش دادی حنان کی طرح وقت کو ٹال لے جاتیں۔ تلخ حقائق کا سامنا کرنا آسان نہیں تھا اور حنان جیسے شخص کا ہو کر بھی اس کی زندگی سے نکل جانا قطعی آسان نہ تھا۔

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

☆☆☆

شادی کی تقریبات میں دادی کی کہی باتوں کی گونج اگر عبیرہ کے کانوں میں آتی رہی تو حنان بھی اس سے دامن نہ چھڑا سکا۔ عبیرہ نے پوری کوشش کی کہ سر جھٹک کر سارے خیالات سے دامن چھڑا کر شادی کی ذمہ داریوں میں پھپھو کا ہر ممکن ہاتھ بٹائے کیونکہ ان گزرے چند ماہ میں اس گھر سے وابستہ کسی بھی شخص نے غیریت کا احساس ہونے نہیں دیا تھا۔ کسی حد تک وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئی تھی۔ مایوں مہندی کی تقریبات نسبتاً سادگی کے ساتھ گھر میں ہی کی گئی تھیں، جن میں قریبی رشتہ دار ہی مدعو تھے۔

حنان آیا ضرور لیکن عبیرہ سے آمنا سامنا چند ایک بار ہی ہو سکا۔ یہ اور بات کہ اس کا سوگوار حسن اور بہت سی نگاہوں کی زد میں رہا۔ ماما نے شادی والے دن اسے بٹھا کر چھوٹا سا انٹرویو بھی لے ہی لیا کہ وہ ہر امکان پر سوچنے کی عادی تھیں۔ حنان آیا تو عبیرہ اس وقت ماما کے پاس ہی بیٹھی تھی، وہ چونک گیا۔ اس کو مکمل طور پر نظر انداز کر کے وہ ماما کے ساتھ والی کرسی پر گرنے والے اسٹائل میں بیٹھا تھا۔

''یہ عبیرہ ہے۔ اعتزاز احمد کی بیٹی۔'' ماما نے نجانے کیا سوچ کر اس کا تعارف حنان سے کروایا تھا۔

''جی، مجھے معلوم ہے۔'' حنان نے ایک نظر اس کے کنفیوزڈ چہرے پر ڈال کر ماما کو دیکھا۔ ماما چونک سی گئی تھیں۔

''ہاں تم تو اپنی پھوپھو کے گھر آتے جاتے رہتے ہو۔ واقف ہو گے ہی۔ یہ میں نے کیسے سوچ لیا تھا کہ تم نہیں جانتے ہو گے۔'' ان کے لہجہ میں طنز تھا یا عبیرہ کو محسوس ہوا۔

''میں جاؤں آنٹی اب۔'' وہ مودب سی اجازت مانگ رہی تھی۔ ماں بیٹے کی اس گفتگو میں اس کا ہونا غیر ضروری تھا۔

''عبیرہ! یہ دادی کی میڈیسن ہیں، ان کو کہنا ابھی کھا لیں گی۔ ان کے سر میں درد تھا صبح سے۔'' حنان نے اسے میڈیسن پکڑاتے ہوئے جانے کا اشارہ کیا۔ وہ دوائی تھامتی سر ہلا کر پلٹ گئی۔

''دادی کی طبیعت زیادہ خراب رہنے لگ گئی ہے۔ میں نے سوچا ہے ان کے لیے کوئی کیئر ٹیکر رکھ لوں چوبیس گھنٹوں کے لیے۔'' حنان اس کے جانے کے بعد ماما سے مخاطب ہوا۔

''ہمم......'' انہوں نے سر ہلانے پر اکتفا کیا کہ یہ بات ان کے لیے اتنی زیادہ اہم نہیں تھی جس پر وہ زیادہ سوچ بچار کرتیں۔

حنان کی لیے بھی ابھی اتنا ہی کافی تھا۔ قدرے پرسکون سے انداز میں بیٹھ کر وہ ہال کا جائزہ لینے لگا۔ یہ اور بات بار بار نظریں بھٹک کر عبیرہ پر جا ٹھہرتیں، جو اپنی عمر کی لڑکیوں کے برعکس ایک عجیب سی سوگواریت لیے ہوئے تھی۔ وہ اچھی خاصی پرکشش لڑکی تھی لیکن چھوٹی سی عمر میں دنیا نے اتنے رنگ دکھا دیے تھے اسے کہ اب کوئی خوش کن سوچ اس کے چہرے پر اپنا عکس نہیں چھوڑتی تھی۔ حنان کو افسوس ہوا، دادی کی کہی باتیں ایک بار پھر اس کو اپنی گرفت میں لے چکی تھیں۔

☆☆☆

عائشہ کی شادی کے بعد نجانے حنان نے ماما کو کیا کہہ کر راضی کیا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔ یہ اس کے لیے اہم بھی نہ تھا، اہم تھا تو یہ کہ وہ انیکسی میں دادی کے پاس شفٹ ہو چکی تھی۔ جہاں حنان کا دن میں کم از کم ایک چکر ضرور لگتا تھا۔ عموماً وہ صبح کی واک سے واپسی پر دادی کے پاس چلا آتا تھا کیونکہ باقی گھر تو اس وقت محو استراحت ہوتا تھا۔

یہ اس کی شروع کی روٹین تھی۔ پہلے تو وہ دادی کو چائے بھی بنا کر دے دیا کرتا تھا اگر سرونٹ کوارٹر سے کوئی نہ آیا ہوتا تو...... روٹین اب بھی وہی تھی لیکن اب اس کے آتے ہی دادی کے لیے ہلکا پھلکا ناشتا اور حنان کے لیے فریش جوس عبیرہ لے آتی تھی۔ زندگی قابل قبول ہو گئی تھی عبیرہ کے لیے بھی۔

www.pdf.pklibrary.com

CamScanner
Scanned with CamScanner

نکاح میں رہتے ہوئے اپنے دل کو بالکل بے نیاز رکھنا مشکل ہو گیا تھا عیرہ کے لیے۔

پھپھو کے گھر رہتے ہوئے کئی کئی دن بلکہ ہفتوں بعد حسان سے آمنا سامنا ہوتا تھا۔ دل پر یاسیت سی طاری رہتی تھی یوں لگتا تھا کہ جیسے زندگی کے قافلے کو عارضی پڑاؤ نصیب ہوا ہو اور آنے والے سفر کا خوف اعصاب کو بوجھل کیے رکھتا ہو اور یہاں دادی کے ساتھ چھوٹی سی انیکسی میں دل خود بخود ہی خوش فہم ہوتا جا رہا تھا۔ روز اس کو دیکھنا، روٹین کے سوال جواب دادی کے ساتھ گزارے اس کے چند لمحات جن میں وہ بھی شامل ہوتی تھی۔ عیرہ کو سارے دن کے لیے مثبت اشارہ دے دیتے تھے لیکن زندگی اتنی سہل نہیں تھی عیرہ اعتراز کے لیے تو شاید کبھی بھی نہیں تھی۔

فروا اپنے سسرال سے حسان اور ایشل کا رشتہ فائنل کرنے کے مطالبے کے ساتھ آ گئی تھی۔

"میں اب اسی وقت واپس جاؤں گی، جب بھائی اپنی رضا مندی دے دیں گے ایشل کے لیے۔" اس نے جو کہا تھا اس پر عمل کرنے کا پکا ارادہ کیے ہوئے تھی۔ سال سے اوپر ہو گیا تھا ایشل کے لیے حسان کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے۔

"یہ کیا بچکانہ حرکت ہے فروا! تم کیا سمجھتی ہو میں اس طرح تمہاری یا تمہاری نند کی بچکانہ ضد پر شادی کر لوں گا۔" حسان نے اسے ڈانٹا تو وہ چھکوں پھکوں رونے لگی۔

"آپ نے انکار کرنا تھا تو سال پہلے کر دیتے۔ معاملہ یہاں تک تو نہ پہنچتا، میری کیا عزت رہ جائے گی اپنے سسرال میں اور ایشل پر جان چھڑکتے ہیں عبید۔ اگر ایشل ہرٹ ہوئی تو وہ مجھے بھی خوش نہیں رہنے دے گی عبید کے ساتھ۔"

"ہاں تو میں نے کب اقرار کیا تھا کہ تم میری طرف سے اپنی سسرال میں قول اقرار کرتی پھرو۔" حسان تپا ہوا تھا۔

"دیکھ رہی ہیں ماما، بھائی کو۔ انہوں نے انکار بھی تو کبھی نہیں کیا۔ ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ میں ابھی شادی نہیں کر سکتا۔"

فروا نے اپنا رخ ماما کی طرف کیا جو پیشانی پر تیوری ڈالے یک ٹک حسان کو دیکھ رہی تھیں۔

"میں آپ کو بتا رہی ہوں اگر آپ کی طرف سے ایشل کے لیے انکار ہوا تو مجھ پر اس گھر میں زندگی عذاب ہو جائے گی۔ پلیز بھائی! میں جانتی ہوں اسے، وہ بہت جذباتی ہے، اتنی آسانی سے دست بردار نہیں ہو گی اور اس میں کمی بھی تو نہیں ہے کوئی۔ خوب صورت، فارن کوالیفائیڈ، اپنا برانڈ بھی سیٹ کر چکی۔"

فروا آنسو پونچھ کر اب ایشل کی وہ خوبیاں اس کو بیان کرنے لگی جن سے وہ بخوبی آگاہ تھا۔ ایشل اس کی کلاس فیلو بھی رہ چکی تھی اور وہ ان دنوں بھی اس کی یک طرفہ جذباتیت سے جو کافی حد تک بچکانہ پن لیے ہوئے تھی، عاجز آ گیا تھا۔ اسے زہر لگتی تھیں وہ لڑکیاں جو اپنے نسوانی وقار کو پس پشت ڈال کر توجہ حاصل کرنے کے لیے عجیب عجیب سی حرکتیں کیا کرتی تھیں۔ باہر جا کر وہ اسے بھول بھی گیا تھا لیکن دو سال پہلے فروا کی شادی جب عبید سے ہوئی تو اس وقت سے وہ ایک بار پھر اس کے حصول کے لیے سرگرم تھی۔

عبید سے فروا کا رشتہ اس وقت طے ہوا تھا جب وہ باہر تھا۔ وگرنہ شاید وہ اس فیملی میں اپنی بہن کی شادی کرنے کا سب سے بڑا مخالف ہوتا۔

"تم رونا دھونا بند کرو فروا! اور منہ ہاتھ دھو جا کر۔ سب بہتر ہو جائے گا اور تم حسان! آج نظریں کیوں چرا رہے ہو۔" وہ زیرک خاتون تھیں۔ فروا کو بھیج کر وہ حسان کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"کیا چل رہا ہے۔ تمہارے دماغ میں؟ اگر تم سمجھتے ہو یہ فروا کی بچکانہ ضد ہے تو تم عقل و فہم سے کوسوں دور ہو۔ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں فروا سے عبید کی شادی ایشل کی خواہش پر ہوئی تھی اور شادی کے محض ہفتہ بعد ہی فروا کے ہاتھ جب ایشل کا رشتہ بھیجا گیا تو سب سے پہلا انکار میری طرف سے ہوا تھا تو یقین کرو گے اس پر؟" حسان ناسمجھی میں انہیں دیکھ رہا

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

تھا۔ ''میں نے فوراً سے پیشتر مسز آفتاب کو کہہ دیا تھا کہ میں ادلے بدلے کے اس فرسودہ رواج پر یقین نہیں رکھتی۔ اس پر انہوں نے بھی ایشل کی خواہش بلکہ ضد نما خواہش کا بتا کر فروا اور عبید کی خوشیوں میں درپیش آنے والی ممکنہ رکاوٹوں سے مجھے آگاہ کر کے اتنے ہی مہذب انداز میں مجھے سوچنے کا ٹائم دیا تھا جتنے مہذب انداز میں، میں نے ان سے اس رشتے سے معذرت کی تھی۔

میرے سامنے کوئی دوسرا آپشن نہیں تھا۔ عبید اور فروا ہر لحاظ سے آسودہ تھے۔ اس دن سے لے کر آج تک اس گھر میں فروا کو کسی بھی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہوئی کیونکہ میں نے مسز آفتاب کو دو ماہ بعد اسی روز ہاں کہہ دی تھی جب فروا ہنی مون کے بعد یورپ سے لوٹی تھی۔

اس کے چہرے کی چمک اور لبوں پر دوڑتی مسکراہٹ نے وہ کام ایک لمحہ میں کروا دیا تھا جس کے لیے میں نے دو ماہ دن رات جاگ جاگ کر، سوچ بچار کرتے گزار دیے۔

لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ فروا کو یہ ساری تفصیلات نہیں معلوم، اگر اسے یہ باتیں پتا چل جاتیں تو اس کی شادی شدہ زندگی کا سارا اعتماد ڈانوا ڈول ہو جاتا۔ لیکن اب فروا کا اس طرح آنا اور رونا دھونا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مسز آفتاب اب ہماری طرف سے واضح پیش رفت چاہتی ہیں۔''

حنان سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا۔

''لیکن ماما! آپ نے فروا کی شادی کو بچانے کے لیے میری خوشیوں کا سودا تو کر لیا نا۔'' وہ شکوہ کناں تھا۔ جو لڑکی ایک لڑکے کو پانے کے لیے اس حد تک پلاننگ کر سکتی ہے وہ اس کو آئندہ زندگی میں کون سی خوشی دے گی۔

''میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی حنان! میں نے ہر طرح سے ایشل کو پرکھا ہے۔ وہ جذباتی لڑکی ہے لیکن کسی قسم کی اخلاقی گراوٹ کا شکار نہیں، اگر مجھے کہیں سے بھی کوئی منفی اشارہ ملتا تو میں اتنی سنگ دل نہیں کہ ایک اولاد کی خوشیوں کی خاطر دوسرے کو بھینٹ چڑھا دوں۔ سو یو ڈونٹ وری اور خود کو آمادہ کرو۔ ایک ہفتہ کے بعد ان لوگوں کو انوائٹ کر کے میں نکاح کی تاریخ فائنل کر دوں۔''

''کیا...... نکاح......؟'' وہ اچھلا۔ ''نو...... نیور...... میں نکاح نہیں کر سکتا۔ آئی مین آپ کچھ ٹائم دیں مجھے۔ میں الجھ گیا ہوں بری طرح۔ پلیز ماما...... میں کسی کو دکھ دینا نہیں چاہتا، نہ آپ کو، نہ فروا کو اور نہ کسی اور کو............'' ذہن میں عیرہ کی شبیہہ ابھری تھی۔

''اٹس او کے...... ٹیک یور ٹائم۔ بٹ بی پوزیٹو۔''

اپنے مزاج کے برخلاف انہوں نے تحمل مزاجی سے حنان مجید کو سنبھالا تھا۔ وہ مجید میر کا پرتو تھا اور عافیہ مجید جانتی تھیں کہ مجید کی طرح وہ بھی خودغرض نہیں ہو سکتا تھا سو ساری حقیقت میں کسی حد تک مبالغہ آمیزی کر کے انہوں نے اس کے ویک پوائنٹ پر وار کیا تھا۔

مسز آفتاب نے ایشل کی خواہش سے انہیں آگاہ ضرور کیا تھا لیکن فروا کی خوشیوں سے اسے مشروط نہیں کیا تھا لیکن عافیہ کے لیے اس رشتے میں بہت کشش تھی۔ ایشل دولت، ذہانت، خوب صورتی کے مروجہ معیار سے کہیں آگے تھی اور اب تو اپنا برانڈ بڑی کامیابی سے سیٹ کر چکی تھی۔ ایسی بہو ہی چاہیے تھی انہیں، انہوں نے کیلکولیٹڈ زندگی گزاری تھی اور دوسروں کے لیے بھی یہی چاہتی تھیں۔

☆☆☆

وہ ساری رات بلکہ اگلی کئی راتیں بھی حنان نے جاگ کر گزاری تھیں۔ عیرہ کے ساتھ نکاح کے وقت اس کا ذہن صاف سلیٹ تھا۔ بابا کی خوشی اس کے لیے اہم تھی، سو وہ لڑکی اس کے نکاح میں آ گئی۔ یہ اور بات کہ جتنی آسانی سے وہ اس کی زندگی میں آئی تھی اتنی ہی آسانی سے وہ اس کی ترجیحات میں پس پشت چلی گئی۔ جب وہ بابا کے بعد زندگی کی الجھی ڈور

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

سلجھاتے میں جت گیا تھا۔ کبھی بھولے بسرے خیال آتا بھی تو فیوچر پلاننگ کے کھاتے میں ڈال کر وہ حال میں جینے لگا۔

ہاں لیکن یہ بات تھی کہ اس نکاح کے بعد اسے بے شمار لڑکیاں ملیں، اپنی پریکٹیکل لائف میں لیکن اس کا ذہن کبھی بھٹکا نہیں۔ اس نے جب بھی زندگی میں پڑاؤ کرنا تھا تو اسی دروازے پر جانا تھا۔ اس کا ساتھ یقیناً حسان کو خوشی دیتا۔ یہ دعوا بابا کا تھا لیکن اب گزشتہ چند ماہ میں وہ عمیرہ کو اتنا جان گیا تھا کہ وہ نازک سی لڑکی سنبھال کر رکھے جانے کے قابل تھی، کسی آبگینے کی مانند باوقار اور سلجھی ہوئی شخصیت، اس کی ظاہری خوب صورتی سے بھی بڑا پلس پوائنٹ تھا اس کے نزدیک اور ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ اسے دیکھ کر اپنے اندر طمانیت اترتی محسوس کرتا۔

وہ بہت زیادہ نہیں بولتی تھی۔ اسے اپنا بھرم عزیز تھا لیکن جب وہ دادی کی ساتھ جس بول رہا ہوتا تھا تو عمیرہ اسے دیکھتے ہوئے گم سی ہو جاتی تھی۔ اس کی آنکھیں، اس کا حال دل عیاں کرنے لگی تھیں۔ اس کے دل میں بھی حسان کی چاہت پیدا ہو گئی تھی۔ حسان سے نظریں ملنے پر اس کا فوراً نظریں چرا لینا بھی ایک لاشعوری کوشش ہوتی تھی اپنا اندر چھپانے کی۔ حسان کو اس کی آنکھوں کی چمک اور چہرے پر کھلتے رنگ سب سمجھ میں بھی آرہے تھے اور اچھے بھی لگ رہے تھے۔

وہ اس کی بیوی تھی۔ وہ اس کے ساتھ زندگی گزارنے کی پلاننگ کرنے لگا تھا اگرچہ اظہار اس نے بھی کبھی نہیں کیا تھا۔ اظہار کرنے میں وہ ہمیشہ سے کمزور تھا لیکن شاید یہی بہتر تھا اس معصوم لڑکی کے لیے۔ وہ فروا کی خوشیاں داؤ پر لگا بھی دیتا اگر اسے امید ہوتی کہ ایسا کرنے سے عمیرہ کو اس گھر میں اس کا جائز مقام بھی مل پائے گا۔ اگر ماما کی ضد میں وہ اس گھر میں آتی تو ساری زندگی اچھوت بن کر گزارنی پڑتی اسے۔ وہ سادہ سی لڑکی سازشوں کا مقابلہ کیسے کر پائے گی۔

"مجھے دادی کو اپنا فیصلہ سنا دینا ہوگا۔ ابھی وقت عمیرہ کے پاس ہے۔"

اس نے جذبات ایک طرف رکھ کر منطقی لحاظ سے سوچ بچار کی تھی اور منطق کو دلوں کے ٹوٹنے اور جڑنے سے غرض نہیں ہوتی۔

☆☆☆

ایک ہفتہ سے اس کا دادی کے پاس چکر نہیں لگا تھا۔ عمیرہ بے چین تھی۔ دادی بھی اس کی بے کلی دیکھ رہی تھیں۔

"وہ کہیں باہر کے دورے پر گیا ہوگا۔ اچانک ایسے کئی دنوں کے لیے غائب ہو جانا اس کی عادت ہے۔"

دادی نے اس کو سنانے کے لیے خود کلامی کی تھی۔ وہ کیا کہتی کہ روز واک سے واپسی پر انیکسی کی طرف بڑھتے قدموں کو روک کر اس کے دوسرے راستے پر مڑ جانے تک کا ایک ایک لمحہ وہ کیسے سانس روک کر گزارتی ہے۔

ٹیرس پر کھلنے والی اپنے کمرے کی گلاس ونڈو میں پردے کی اوٹ سے جھانکتی اس کی آنکھیں اس وقت تک اس کے قدموں کا تعاقب کرتیں جب تک وہ اپنے پورشن میں داخل نہیں ہو جاتا تھا۔ اس کا دل جو کئی دنوں سے خوش فہمی کا شکار ہو چلا تھا، اب کسی انہونی کی خبر دے رہا تھا اور آج جب وہ اتنے دنوں بعد دادی کے پاس بیٹھا اپنا حال دل سنانے کو تیار تھا وہ جان کر سامنے نہیں آئی۔

دادی کے قدموں میں بیٹھا، ان کی گود میں سر رکھے ساری کتھا کہانی سنانے کے بعد وہ اپنے فیصلے سے انہیں آگاہ کر رہا تھا۔ عمیرہ وہاں نہیں تھی لیکن حسان جانتا تھا کہ اس کا رواں رواں سماعت بن کر اس کے الفاظ کا زہر اپنے اندر اتار چکا ہوگا۔ دادی کو رنج ہوا، بہت شدید رنج۔ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اسے تسلی کا ایک لفظ بھی نہ بول سکیں۔ کافی وقت دادی کے ساتھ گزار کر وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ عمیرہ لاؤنج میں کچن کاؤنٹر کے

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

ساتھ کھڑی تھی جب وہ دادی کے کمرے سے نکلا۔ ایک لمحہ کو دونوں کی نظریں ملی تھیں، سرخ سوجی ہوئی آنکھیں گواہ تھیں کہ وہ حنان کا فیصلہ سن چکی تھی۔

"آئی ایم سوری عمیر......! میں تمہارے قابل تھا ہی نہیں۔ تمہارا نقصان ناقابل تلافی ہے لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہاری لائف سیٹل ہونے تک تم میری ذمہ داری ہو۔ میں پھپھو سے بھی بات کروں گا اس سلسلے میں۔ بہت جلد کوئی بہتر سبب بن جائے گا۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ عائشہ کی شادی میں کئی لوگوں نے ان سے تمہارے متعلق پوچھا تھا۔"

بات کرتے کرتے وہ دھیرے سے ہنسا' جیسے خود کو اذیت دے رہا ہو۔ عمیر بغیر پلکیں جھپکائے یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔ اس نے اسے عمیر کہا تھا، عمیر اس کو صرف بابا کہتے تھے۔ باقی پوری دنیا کے لیے وہ عمیرہ تھی۔

"تم بہت اچھی ہو عمیر۔" اف پھر عمیر......اس نے آنکھیں میچیں زور سے۔

"میں ضمانت دیتا ہوں تمہیں کہ تم ہمیشہ خوش رہو گی۔"

"نہیں چاہیے مجھے آپ کی ضمانت۔" وہ ہوش میں آئی تھی ایک دم۔ "اور نہ ہی مجھے خوشیاں چاہئیں۔" اس کا لہجہ چٹخا ہوا تھا۔ "میں اسی حال میں خوش ہوں۔ بس مجھے یہیں رہنے دیں دادی کے ساتھ۔" وہ جیسے کرلائی تھی۔

"آپ اپنی زندگی شروع کریں، ضرور کریں لیکن پلیز مجھے بے اماں نہ کریں۔ میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں حنان! میں کبھی کوئی حق نہیں جتاؤں گی، نہ کبھی آپ کے راستے میں آؤں گی لیکن مجھے بے سائباں مت کریں۔ مجھ سے اپنا نام نہ چھینیں پلیز......"

وہ ٹپ ٹپ گرتے آنسوؤں کے ساتھ اس کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑی ہو گئی۔ اس نے اپنا بھرم، اپنا وقار، اپنی خودی، اپنی انا سب قربان کر دیا اس لمحے۔ حنان نے بے اختیار اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر نیچے کیے۔

"ایسے نہ کرو عمیر!" اس نے اس کے کانپتے وجود کو سنبھال کر کرسی پر بٹھایا تھا۔

"لو...... پانی پیو۔" پانی کا گلاس اس نے اس کے لبوں سے لگایا۔

"نہیں پینا مجھے پانی۔" عمیر نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

"آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ میرے لیے کوئی انتہائی فیصلہ نہیں کریں گے۔" اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

"دیکھیں...... میری بات سنیں۔ میں جاب کر لوں گی۔ ہاسٹل میں رہ لوں گی۔ آپ کی لائف ڈسٹرب نہیں ہو گی، ٹھیک ہے نا۔ میں آپ کی خوشیوں میں رکاوٹ نہیں بنوں گی۔" آنسو پونچھ کر تیز تیز بولتی وہ اسے جیسے سمجھانا چاہ رہی تھی۔

"لیکن پلیز آپ ایسا نہ کریں، جو آپ سوچ رہے ہیں۔" اس کا ضبط ایک بار پھر جواب دے گیا تھا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ حنان پنجوں کے بل اس کے مقابل بیٹھ گیا۔ عمیر کے ہاتھ نہایت نرمی سے اپنے ہاتھوں میں لے کر اس نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"آئی پرامس...... جب تک تمہاری خواہش نہیں ہو گی میں کوئی انتہائی فیصلہ نہیں کروں گا۔ بی ریلیکس ناؤ۔"

"سچ کہہ رہے ہیں آپ؟" کوئی بے یقینی سی بے یقینی تھی۔

"ہاں، بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔" حنان اٹھ کھڑا ہوا۔ اس سے زیادہ وہ اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ جن میں رقم درد کی داستان کچھ اور گہری ہو گئی تھی۔ وہ اسے سنبھلنے کے لیے ٹائم دینا چاہتا تھا۔

☆☆☆

"میں نکاح کے چکر میں نہیں پڑوں گا۔ آپ میری طرف سے اقرار ان لوگوں تک پہنچا کر ڈائریکٹ شادی کی ڈیٹ فائنل کر دیں ماما۔" حنان

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

نے مشغلی سے انداز میں ناشتا کی ٹیبل پر ماما کو مخاطب کیا تھا۔

''او بھائی! یو آر گریٹ۔'' فروا نے اپنی کرسی چھوڑ کر پیچھے سے آ کر اس کے گلے میں بانہیں ڈال دیں۔

''اٹس او کے۔'' حنان نے اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے پھیکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائی۔

''ترپ کا پتہ کام کر گیا تھا۔'' ماما نے طمانیت سے فروا کو آنکھوں ہی آنکھوں میں پیغام دیا تھا۔ شام تک فون کر کے مسز آفتاب کو خوش خبری دی گئی اور مزید تفصیلات طے کرنے کے لیے اگلے روز انہیں ڈنر پر انوائٹ کر لیا گیا۔ ڈنر پر سب لوگوں کے ساتھ ایشل بھی آئی تھی جس کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

''آئیں واک کرتے ہیں۔'' کھانے کے بعد وہ حنان کو لے کر لان میں چلی آئی۔ حنان نے اس کی ان عادتوں کے لیے خود کو تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔ آدھے گھنٹے کی واک کے دوران ایشل ہی بولتی رہی اور ہنستی رہی۔ اس کی ہنسی میں بے ساختگی تھی اور تازگی بھی۔

اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے حنان گم سا ہوا۔ آس و نراس میں ڈوبی دو آنکھیں دماغ میں ثبت ہو گئی تھیں۔ ایک گہری سانس لے کر خود کو حال میں واپس لانے کے لیے اس نے اوپر آسمان کی جانب نظر اٹھانا چاہی جو انیکسی کے اوپر والے روم کی گلاس وال پر آ کر ٹھہر گئیں۔ جس کے دوسری طرف ذرا سا پردہ ہٹا کر جھانکتا وجود ایک دم سے پیچھے ہوا تھا۔ حنان سے پھر لان کی تازہ ہوا میں بھی سانس لینا مشکل ہو گیا۔

''آؤ۔ اندر چلتے ہیں۔'' اس نے ایشل کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے قدم اندر بڑھا دیئے۔ ایشل کی تیز حسیات نے ٹیرس کی طرف اٹھ کر ٹھہر جانے والی اس کی نظروں کو محسوس کیا تھا۔ ایک نظر اس نے انیکسی کے ٹیرس کی طرف ڈالی، وہاں کوئی نہیں تھا۔ پیچھے کمرے کی لائٹس آن تھیں اور پردے برابر تھے۔

''وہاں کون رہتا ہے؟'' حنان کا اضطراب اس کے لیے بامعنی ہو گیا تھا۔ فروا سے پوچھوں گی، وہاں کون رہتا ہے، اس نے مصمم ارادہ کیا تھا۔

☆☆☆

''وہاں دادی رہتی ہیں۔'' اس کے استفسار پر فروا نے قدرے حیرانی سے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

''اکیلی؟'' اس نے پوری کوشش کی تھی کہ اپنے لہجے کو سرسری بنائے رکھے۔

''ہاں، بس ملازم ہوتے ہیں اور ایک ان کی کیئر ٹیکر ہے کچھ عرصہ سے۔'' فروا نے تفصیل بتائی۔

''خیریت، کیا ہوا ہے؟ آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟'' فروا اپنی حیرانی کا اظہار کیے بنا نہ رہ سکی۔

''نہیں بس ایسے ہی۔ میں سوچ رہی تھی کہ کسی دن دادی سے مل کر آؤں۔ کافی عرصہ سے ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔''

ایشل نے مسکرا کر اسے مطمئن کیا۔ دادی سے ملنا تو وہ چاہتی تھی لیکن جتنی بار بھی وہ میر ہاؤس گئی، حنان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت بتانے کے چکر میں وہ اس ملاقات کو اگلی بار پر ڈال دیتی۔

ویسے بھی اس دن کے بعد اس نے حنان کے مزاج میں کوئی ایسی غیر معمولی بات نوٹ بھی نہیں کی تھی کہ وہ کرید کرتی۔ وہ خاموش طبیعت تو نہیں تھا لیکن اس کی ریزرووڈ نیچر شروع سے ہی ایسی تھی۔ تعلقات میں فاصلہ رکھنے کا وہ ہمیشہ سے قائل تھا۔ سو ایشل مطمئن تھی۔ وہ اس کی ہونے جا رہی تھی، سو سارے تکلفات از خود ہی ختم ہو جانے تھے۔ کچھ بھی تھا وہ حنان کے اسی گریز کے سبب اس کی طرف مائل ہوئی تھی۔

اس کی مہم جو فطرت کے لیے حنان مجید ایک چیلنج تھا اور چیلنجز کو پورا کرنا اس کی تھرلنگ فطرت کا خاصا تھا۔

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

لیکن اب حسان کے لیے اس کے جذبات میں ٹھہراؤ سا آتا جارہا تھا کہ وہ اپنے تئیں اسے تسخیر کرنے والی تھی یا شاید تسخیر کرچکی تھی اگر وہ شام اس کی زندگی میں نہ آتی۔ حسب عادت حسان کے ساتھ طویل ٹائم گزارنے کی نیت سے اس نے آؤٹنگ کا پلان کیا تھا۔ ڈنر کے بعد گھر جانے کے بجائے وہ حسان کے ساتھ اس کی طرف ہی چلی آئی کہ ماما سے ملے ہوئے کافی دن ہوگئے تھے۔ ڈرائیووے پر وہ لوگ ابھی گاڑی سے نکلے ہی تھے کہ عبیرہ حواس باختہ سی بھاگتی ہوئی اس طرف آئی۔ چہرے پر ہراس پھیلا ہوا تھا۔

"کیا ہوا عبیر؟" حسان تیزی سے اس کی جانب بڑھا۔ ایشل نے آنکھیں میچ کر اسے پہچاننے کی کوشش کرنا چاہی۔

"حسان! دادی کو پتا نہیں کیا ہوا ہے، آنکھیں نہیں کھول رہیں نہ کسی بات کا جواب دے رہی ہیں۔" وہ رونے کو تھی۔

حسان ایک لمحہ کی بھی تاخیر کیے بنا انیکسی کی طرف بھاگا۔ عبیرہ بھی اس کے پیچھے تھی۔ ایشل گومگو کی کیفیت میں تھی کہ ان کے پیچھے جائے یا اندر ماما کے پاس۔

اندر دادی واقعی آنکھیں موندے ساکت لیٹی تھیں۔ ایک ہاتھ سینے پر دھرا تھا اور دوسرا پہلو میں تھا۔ ایک نظر دیکھنے پر یوں محسوس ہورہا تھا، جیسے وہ گہری نیند میں ہوں۔ حسان نے ان کا چہرہ تھپتھپایا، نبض چیک کی۔ ہلکی ہلکی نبض چل رہی تھی لیکن بند آنکھوں کی پتلیوں میں ذرا سی بھی جنبش نہیں تھی۔

"میں ہاسپٹل لے کر جاتا ہوں۔" اس نے وقت ضائع کیے بغیر دادی کے نحیف وجود کو بازوؤں میں اٹھایا اور تیزی سے گاڑی تک آیا تھا۔

"میں بھی چلوں گی ساتھ۔" عبیرہ نے دادی کی چپلیں اٹھائیں۔

"ہوش میں آئیں گی دادی تو ننگے پاؤں گھر تھوڑا ہی آئیں گی۔" وہ کسی بھی خدشے کو دل میں جگہ دینے کو تیار نہیں تھی۔

"میں چلوں ساتھ؟" ایشل اس ساری بھاگ دوڑ میں کسی بھی قسم کی جذباتیت کے بغیر مشینی سے انداز میں ان کے ساتھ تھی۔

"نہیں، تم رہنے دو۔ عبیر چل رہی ہے ساتھ۔ تم اندر جاکر ماما کو انفارم کردو پلیز۔"

گاڑی کی پچھلی سیٹ پر دادی کو لٹا کر اس نے ایشل کو ہدایت دیتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔ عبیرہ دادی کا سر گود میں رکھے ان کے ساتھ پچھلی سیٹ پر تھی۔ ان کی گاڑی گیٹ سے نکلنے تک ایشل وہیں کھڑی ساری صورت حال کا تجزیہ کرتی رہی پھر ماما کو بتا کر اپنے گھر چلی آئی۔

عبیرہ کی ساری دعائیں، سارے آنسو، حسان کی بڑے سے بڑے ڈاکٹر کو ایمرجنسی کال، کچھ بھی کام نہ آیا۔ دادی کے دل نے نہایت خاموشی سے اپنی دھڑکن ختم کردی تھی اس سے پہلے ماما، بہروز بھائی یا امیر میں سے کوئی بھی ہاسپٹل پہنچتا، حسان دادی کے مردہ وجود کے ساتھ ایک زندہ لاش کو سنبھالے گھر واپس آگیا تھا۔

انہونی ہوگئی تھی۔ وہ شاید ایک بار پھر بے سائبان ہونے والی تھی۔ آنسو اس کی آنکھوں میں جم گئے تھے۔ پتھرائی ہوئی آنکھوں سے وہ دادی کے آخری سفر پر روانگی تک پھپھو، عائشہ اور فاطمہ کے ساتھ ان کے سرہانے بیٹھی رہی۔ کون آیا، کون گیا اسے کچھ خبر نہیں تھی۔ خبر تھی تو بس یہ کہ اس گھر میں اس کی موجودگی کا جواز ختم ہوگیا تھا۔

حسان خود بھی بہت دل گرفتہ تھا۔ لیکن اصل تشویش اسے عبیر کی حالت دیکھ کر ہورہی تھی۔ ماما سے اس نے کہہ دیا تھا کہ اس جذباتی دھچکے سے سنبھلنے تک وہ وہیں انیکسی میں رہے گی۔

پھپھو نے رسمی طور پر بھی حسان کو نہیں کہا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جاسکتی ہیں۔ وہ حسان کو اس لڑکی کے معاملے میں اب کوئی بھی رعایت دینے پر تیار نہیں تھیں۔ حسان کو خود سنبھالنا چاہیے سارے معاملے کو۔ دادی کی بار بار کی کہی بات کی وہ بھی قائل ہوگئی تھیں۔

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

بعد میں ماما انہوں نے فی الوقت کوئی اعتراض تو نہیں کیا تھا لیکن بڑی بے دردی سے عجیرہ کی اس حالت کو اس کا ڈراما قرار دے دیا تھا۔ بقول ان کے ایسی بھی کیا جذباتی وابستگی کہ اس کا صدمہ ہی کم نہیں ہو رہا۔

"ویسے یہ لڑکی ہے کون؟" سنان ماما کا اکلوتا بھانجا جو دادی کی آخری رسوم میں شرکت کے لیے دبئی سے آیا تھا اور آج کل وہیں مقیم تھا۔

"تمہارے انکل کے دوست کی بیٹی ہے۔ باپ کے مرنے کے بعد کوئی والی وارث نہیں تھا تو حنان صاحب اپنی دادی کے ساتھ مل کر یہاں لے آئے۔"

"ہمم......" سنان نے پرسوچ انداز میں ہنکارا بھرا۔

"اچھا تم سناؤ۔ شادی کیسی جا رہی ہے تمہاری۔ زوبیہ سیٹ ہوئی یا نہیں۔"

"کم آن خالہ! چھوڑیں زوبیہ کو۔ آپ کی بہن نے یہ جو طوق میری گردن میں ڈالا ہے نا، میں عاجز آ گیا ہوں اس سے۔" سنان کا حلق تک کڑوا ہو گیا زوبیہ کے ذکر سے۔

"اس کو شوہر نہیں ملازم چاہیے تھا جسے وہ اپنے اشاروں پر چلا سکے۔ اب تو ماما بھی پچھتا رہی ہیں۔"

"خیر تم بھی کچھ کم نہیں ہو۔ تمہیں بھی اپنے آپ کو کچھ بدلنا چاہیے۔" ماما نے صاف گوئی اختیار کی۔

"اچھا چھوڑیں خالہ جان! چار دن کی زندگی ہے انجوائے کر کے گزارنے دیں۔" وہ موبائل آن کر کے اس میں مصروف ہو گیا۔ حافیہ بھی اس کو اس کے حال پر چھوڑ کر وہاں سے اٹھ گئیں۔

☆☆☆

وہ گہری نیند میں تھا جب اس کو اپنے سیل کی وائبریشن محسوس ہوئی۔ مندی مندی آنکھیں کھول کر اس نے ٹائم دیکھا، ڈھائی بج رہے تھے۔ فون ایک بار پھر وائبریٹ کر رہا تھا۔ اس وقت کون ہو سکتا ہے اس نے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھاتے ہوئے سوچا تھا۔

"عجیرہ کالنگ" اسکرین پر نظر پڑتے ہی اس کی ساری نیند اڑ گئی۔

چار مسڈ کالز تھیں عجیرہ کے نمبر سے۔ آج سے پہلے اس نے زندگی میں کبھی کال نہیں کی تھی اسے۔ ضرور کوئی مسئلہ ہو گا اس نے فوراً سے پہلے کال ریسیو کی تھی۔ ساتھ ہی لائٹس آن کرتا ہوا وہ دروازہ کھول کر ٹیرس پر نکل آیا۔

"حنان! باہر کوئی ہے کافی دیر سے دستک دے رہا تھا اور اب تو پچھلی طرف سے کھڑکی کھولنے کی کوشش کر رہا ہے۔" عجیرہ کی آواز گھبرائی ہوئی تھی۔

"کوئی نہیں آ سکتا عجیرا! باہر گیٹ پر گارڈز ہیں۔ تمہارا وہم ہو گا۔" اس نے اسے تسلی دینا چاہی۔

"نہیں حنان! مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ پلیز کچھ کریں۔ وہاں کوئی ہے واقعی۔" عجیرہ کی آواز میں واقعی خوف تھا۔

"اچھا میں دیکھتا ہوں۔ تم بیڈ روم لاک کر لو۔ میں آ رہا ہوں۔"

وہ اس کا وہم دور کرنا چاہ رہا تھا لیکن پچھلا دروازہ کھول کر وہ گھوم کر انیکسی کی طرف گیا تو وہاں واقعی کوئی تھا جو آہٹ پا کر دوسری طرف بھاگا تھا۔

حنان کی ساری بے فکری اڑن چھو ہو گئی۔ گارڈز کی موجودگی میں باہر سے کوئی نہیں آ سکتا تھا لیکن اگر گھر کے کسی مکین کے دل میں ہی بے ایمانی آ جائے تو...... وہ جو کوئی بھی تھا گھر کے اندر سے ہی تھا اور گھر میں سنان کے علاوہ اور کون تھا۔

"سنان......" اس نے مٹھیاں بھینچ کر غصہ کنٹرول کیا۔ "تو اس نے یہ حرکتیں ابھی تک نہیں چھوڑیں۔" اشتعال کی لہر اس کے وجود میں پھیل گئی تھی۔

"میں آ گیا ہوں عجیرا! دروازہ کھولو۔" اس نے کال کر کے فقط اتنا ہی کہا تھا اور عجیرہ نے دروازہ کھولنے میں تاخیر نہیں کی تھی۔

"شکر ہے آپ آ گئے۔ حنان! میرا وہم نہیں تھا، میں نے کھڑکی پر عکس بھی دیکھا تھا۔" خوف سے اس کی رنگت زرد ہو رہی تھی۔ حنان سے اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ مخفی نہ رہی۔

"آؤ بیٹھو یہاں۔" وہ اسے کندھوں سے تھام

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

کر صوفہ تک لایا تھا۔ نہایت نرمی سے اسے صوفہ پر بٹھا کر اس نے پانی کا گلاس اسے تھمایا جو اس نے ایک سانس میں ختم کرلیا۔

"حنان! میں کہاں جاؤں۔ کیا کروں۔ میری کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔" وہ رودی تھی

"بی ریلیکس۔ سب ٹھیک ہو جائے گا، میں ہوں نا۔" اس نے اس سارے عرصے میں شاید پہلی بار اس کو اپنے ہونے کا یقین دلایا تھا۔ عمیرہ نے چونک کر اسے دیکھا۔ وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔ عمیرہ نے نظریں جھکالیں۔

"تم سونے کی کوشش کرو اپنے روم میں جا کر، میں یہیں بیٹھا ہوں۔ صبح سرونٹ کوارٹرز سے کسی کو بلوا کر ہی جاؤں گا یہاں سے۔" اس نے اسے تسلی دی۔

"مجھے اب نیند نہیں آئے گی، ویسے بھی صبح ہونے ہی والی ہے۔ میں کافی بناؤں آپ کے لیے۔"

"ہاں بنالو۔" اس نے صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موندیں۔ کنپٹیاں درد کررہی تھیں۔ میں اس لڑکی کو یوں حالات کے حوالے نہیں کرسکتا۔ صبح ماما سے فائنل بات کروں گا۔ اپنے اندر ضمیر کی چبھن لیے میں مزید نہیں جی سکتا۔

وہ تھک گیا تھا اپنے اندر کی جنگ سے۔ فروا کی خوشی، ماما کی خواہش، ایشل کو راضی رکھنا...... اس کو اپنا آپ روبوٹ لگنے لگا تھا کسی بھی قسم کے جذبے کے بغیر۔ لیکن ابھی عمیرہ کے ساتھ جو ہوا تھا وہ اس کے اعصاب کو توڑ رہا تھا۔ وہ اپنے گھر کی سازشوں سے بچا کر عمیرہ کو اچھی زندگی دے رہا تھا اپنے تئیں لیکن کیا ضمانت تھی کہ آئندہ جس گھر میں وہ شادی ہو کر جائے گی وہاں اسے سارے فرشتہ نما انسان ملیں گے۔ پھر تو طلاق کا لیبل بھی چسپاں ہوگا اس کی پیشانی پر۔ کس کس کو اپنی پاک بازی اور بے قصور ہو کر بھی سزاوار ہونے کا یقین دلا پائے گی۔

"نہیں۔ حنان مجید تم کسی کی خوشیوں کی ضمانت نہیں دے سکتے۔" دادی نے جیسے اس کے قریب سرگوشی کی تھی۔

"تو طے ہوا کہ اب میرے وجود پر مزید کوئی سودے بازی نہیں ہوگی۔ جس کی قسمت میں جو خوشیاں ہیں وہ اس کو ضرور ملیں گی۔ چاہے فروا ہو یا ایشل۔ لیکن اگر یہ لڑکی برباد ہوگئی تو اس کی آہ کسی کو بھی خوش نہیں رہنے دے گی۔" وہ آنکھیں موندے حساب کتاب کررہا تھا۔

"کافی لے لیں۔" وہ اس کے لیے کافی بنالائی تھی۔

"آؤ بیٹھو میرے پاس۔" حنان نے کافی کا مگ ٹیبل پر رکھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھایا تھا۔ وہ صوفہ کے کنارے پر ٹک گئی۔

"آئی ایم سوری عمیرہ۔ سو سوری۔ میں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرسکا۔ میں اس رات کے لیے خود کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔" حنان نے اس کے ہاتھ تھام کر اپنی کوتاہیوں کی معافی طلب کی تھی۔

"آپ کا تو اس میں کوئی قصور نہیں۔ قسمت کی بات ہے ساری۔" عمیرہ نے افسردگی سے کہتے ہوئے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکالنے چاہے تھے۔

بہت سے لمحے خاموشی سے سرکے تھے۔ کچھ دیر پہلے کا خوف کہیں دور جا سویا تھا۔ حنان کا قرب اس کی سوچوں پر حاوی ہونے لگا تھا۔ خود سے کیے عہد کمزور پڑنے لگے۔ اس شخص کے حوالے سے اس نے جو تھوڑے بہت خواب دیکھے تھے، وہ اتنی جلدی ٹوٹ گئے کہ ابھی تک ان کی کرچیاں چبھتی تھیں اسے۔ اب بھی اس کی لمحاتی قربت سے کوئی خوش کن سپنے نہ بننے لگ جائیں اس کی آنکھیں۔ وہ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں اپنے روم میں جاؤں۔"

"ہاں جاؤ تم، سونے کی کوشش کرو۔" حنان نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔ وہ کمرے میں چلی گئی، حنان وہیں لاؤنج میں صوفہ پر لیٹ گیا۔ ارادہ تھا کہ فجر کی اذانیں ہونے پر سرونٹ کوارٹر میں کسی کو یہاں بھیج کر وہ چلا جائے گا لیکن سوچوں کے تانے بانے بنتے جو آنکھ لگی تو عمیرہ کے جگانے پر ہی کھلی۔

صبح کی روشنی پھیل چکی تھی اور رات کے اندھیرے کو تمام تر خوف اور وسوسوں سمیت نگل چکی تھی۔

"ٹھیک ہے، میں چلتا ہوں۔ تم دروازہ بند کر

www.pdf.pklibrary.com
CamScanner
Scanned with CamScanner

رکھنا۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد یہ معاملہ سیٹل ہو جائے۔ آفس جا کر کال کروں گا تمہیں۔" وہ ٹیبل پر سے فون اٹھاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹیک کیئر۔ ہاں۔" وہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔ اس نے نظریں جھکالیں۔ رات گزر گئی تھی لیکن دونوں کے الجھے رشتے کی ڈور سلجھا گئی تھی۔

ماما سے سنان کی رات کی حرکت ڈسکس کرنے وہ سیدھا ماما کے کمرے میں آیا تھا تاکہ سنان کو آج کے آج یہاں سے چلتا کیا جائے لیکن سنان پہلے سے ہی وہاں تھا۔

"اوہ تم بھی ہو یہاں۔ چلو اچھی بات ہے۔" اسے دیکھ کر ایک بار پھر حنان کے اندر اشتعال کی لہر اٹھی۔

"ماما! اس سے پوچھیں رات یہ کہاں تھا؟"

"اس سے تو میں بعد میں پوچھ لوں گی پہلے تم بتاؤ، تم کہاں سے آرہے ہو؟" ماما کی آواز سرد تھی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔ آپ کو پتا ہے رات اس نے کیا کیا ہے۔ شرم آرہی ہے مجھے کہ یہ میرا کزن ہے۔"

"شرم تو مجھے بھی آرہی حنان کہ تم میرے بیٹے ہو۔ میں سمجھتی تھی کہ تم مجید کا عکس ہو۔ ان کے جیسی عادتیں ہیں تمہاری لیکن میں غلطی پر تھی۔ تم اس حد تک گر جاؤ گے آئی کانٹ بلیو اٹ۔ افسوس تم نے تو اپنے مرحوم باپ کی تربیت کا بھی لحاظ نہیں کیا۔"

"کیا کہے جا رہی ہیں ماما! میں انیکسی میں تھا عبیرہ کے پاس کیونکہ آدھی رات کو یہ محترم وہاں نقب لگانے کی کوشش کر رہے تھے۔ عبیرہ نے مجھے کال کی تھی۔"

"دیکھا آنٹی! میں نے کہا تھا نا کہ حنان مجھ پر ہی الزام لگائے گا۔" سنان نے دنیا جہان کا دکھ اپنے چہرے پر طاری کیا۔

"کیوں۔۔۔ کیا لگتے ہو تم عبیرہ کے، جو وہ آدھی رات کو تمہیں مدد کے لیے بلا رہی تھی۔ فرشتہ سمجھتی ہے وہ تمہیں۔ حنان! میں کہہ رہی ہوں ختم کرو یہ ڈراما اور دفعان کرو اس لڑکی کو، جس کی وجہ سے آج تم اس حد تک گر گئے ہو۔" وہ گرجی تھیں۔

"اسٹاپ اٹ ماما! بیوی ہے وہ میری۔ اس لیے کیا تھا اس نے مجھے فون۔" حنان کا ضبط جواب دے گیا تھا۔

ان کے الفاظ تھے یا نوکیلے پتھر، ماما کا چہرہ لہو رنگ ہو گیا۔

"ہونہہ، اب راتوں رات بیوی بھی بن گئی۔ حنان! بس کرو۔ کتنے جھوٹ بولو گے اپنی غلطی کو چھپانے کے لیے۔" ماما اس کی کسی بات پر یقین کرنے کو تیار نہیں تھی۔

"یہ سچ ہے ماما! بابا کی زندگی میں، بابا کی خواہش پر کیا تھا میں نے نکاح۔ لیکن اعتراز انکل کی زندگی تک میں نے یہ رشتہ نبھانے کی اور اپنی ذمہ داری سمجھنے کی بھی کوشش ہی نہیں کی تھی لیکن اب میں مزید تاخیر نہیں کر سکتا۔ عبیرہ کو باضابطہ طور پر اپنی زندگی میں لانے کے لیے۔ میری عزت ہے وہ اور اپنی عزت کی حفاظت کرنا میں بخوبی جانتا ہوں۔" سنان کو زہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیا تھا۔ ماما کرسی پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئیں۔

فروا...... ایشل...... حنان...... سب کچھ گڈمڈ ہونے لگا تھا۔ حنان وہاں سے نکل کر سیدھا انیکسی کی سمت آیا تھا۔ عبیرہ کو وہاں چھوڑنے کا اب وہ رسک نہیں لے سکتا تھا۔ وہ پوچھتی رہ گئی کہ کیا ہوا ہے لیکن وہ اسے اس کے ضروری سامان سمیت لے کر پھپھو کے گھر چلا آیا۔

"پھپھو صرف دو دن ہیں آپ کے پاس، عبیرہ کے لیے ضروری شاپنگ کر لیں۔ میں فیملی اور قریبی دوستوں کے لیے چھوٹی سی تقریب میں اپنی شادی ڈکلیئر کر رہا ہوں۔ ولیمہ اگلے ہفتہ تک ہوگا۔" اس کے لہجہ میں اتنی سنجیدگی تھی کہ پھپھو بھی کوئی سوال جواب نہ کر سکیں۔

سب کو کیا کہا گیا۔ کس طرح لوگوں کو خبر دی گئی، عبیرہ سب باتوں سے لاعلم تھی۔ اس کو صرف یہ پتا تھا کہ اس وقت دلہن بنی وہ ہوٹل سے رخصت ہو کر حنان

www.pdf.pklibrary.com

کے اپارٹمنٹ میں موجود تھی۔ پھپھو، عائشہ اور فاطمہ نے اس کے میکے کا کردار بخوبی نبھایا تھا۔

"کاش بابا اور دادی بھی ہوتے آج اور اعتزاز انکل بھی۔"

اس کے قریب بیٹھتے ہوئے حنان نے کسی قدر افسردگی سے کہا تھا۔ اصل اداسی اسے ماما کے نہ ہونے کی وجہ سے ہو رہی تھی۔ اس کی اور بہروز بھائی کی تمام تر کوششوں کے باوجود انہوں نے اس نام نہاد شادی کو تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔

"تمہیں پتا ہے یہ اپارٹمنٹ میں نے تمہارے لیے خریدا ہے، جب میں نے ایشل سے شادی کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ اپارٹمنٹ، کچھ بزنس شیئرز اور سیونگ سرٹیفکیٹس لیے تھے تمہارے لیے۔ میں تمہارا فیوچر کسی حد تک سیکور کرنا چاہتا تھا۔ لیکن یہ نہیں پتا تھا کہ ہم اپنی زندگی کی ابتدا اسی اپارٹمنٹ میں کریں گے۔"

وہ دھیرے سے ہنسا تھا۔ عبیرہ نے ذرا کی ذرا نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ اسی کی طرف متوجہ تھا اس کی پلکیں لرز کر رہ گئیں۔

"کیا ہوا ہے۔ ریلیکس ہو جاؤ یار! میں تو ساری فکروں سے آزاد محسوس کر رہا ہوں آج خود کو۔"

"حنان! وہ...... ماما اور ایشل...... میرا مطلب ہے فروا...... ان کا کیا ہوگا۔ اگر فروا کی لائف میں پرابلم آیا تو......" اس نے جھجک کر جملہ مکمل کیا۔

"دیکھو عبیر! جب تک میں سمجھتا تھا کہ ان سب کی خوشیاں میرے فیصلے سے منسلک ہیں، میں بھی بہت ڈبل مائنڈڈ تھا۔ لیکن یار! یہ سب کچھ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی قادر ہے ہر چیز پر۔ کیا گارنٹی ہے کہ میری اور ایشل کی شادی اگر ہو جاتی تو فروا خوش رہتی۔ فرض کرو عبید کو کچھ ہو جاتا تو ہم میں سے کوئی بھی کیا کر لیتا۔ بہرحال میں بھائی ہوں فروا کا، اسے ایسے تو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ میں عبید سے ملا، وہ اچھا انسان ہے اور اس ساری پلاننگ سے قطعی بے خبر تھا جو دونوں گھرانوں کی خواتین کر رہی تھیں۔ مزید ایشل کو جب پتا چلا کہ میں پہلے سے نکاح شدہ ہوں تو اس نے مجھے چار سنا کر خود ہی اپنی زندگی سے بے دخل کر دیا کہ اسے سیکنڈ ہینڈ چیزیں استعمال کرنے کی عادت نہیں۔ اب رہ گئیں ماما تو وہ بے شک ناراض ہیں اور ہماری شادی میں بھی شریک نہیں ہوئیں لیکن بہروز بھائی اور سمیرا انہیں سمجھا رہے ہیں۔ بہروز بھائی انہیں اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ بہروز بھائی کی بیوی کی جو عادتیں ہیں، ان کے ساتھ ماما نے دو چار ماہ بھی گزار لیے تو خوشی خوشی ہمیں معاف کر دیں گی اور ہمارے ساتھ بھی آ جائیں گی۔ آئی نو مائی مدر۔ اب دیکھو عبید اور فروا تھے نا آج کے فنکشن میں۔ فروا کا موڈ اگرچہ آف تھا لیکن عبید کے کہنے پر آ تو گئی نا۔ سو میری جان! تم بھی اب سارے خدشے اور وسوسے جھٹک کر ذرا اپنے محبوب شوہر کی طرف توجہ کر لو، آخر جو وقت ہم گزار رہے ہیں یہ بھی دوبارہ نہیں آئے گا۔"

دھیرے دھیرے ساری باتیں اسے سمجھا کر آخر میں وہ شوخ ہوا تھا۔

"اور سنو یہ سچ ہے کہ تم سہمی سہمی سی سیدھی میرے دل میں اتری ہو لیکن بی بریو بے بی۔ دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جینے والی۔ ہاں بیڈروم میں ایسی ہی رہنا۔ پرفیکٹ لک یو نو۔" اب وہ اسے چھیڑ رہا تھا۔

شرگیں مسکراہٹ نے عبیر کے لبوں کا احاطہ کیا تھا۔ جسے چھپانے کو اس کی گردن ذرا اور جھک گئی۔

"چلو آؤ، سجدۂ شکر کرتے ہیں۔"

حنان سنجیدہ ہوا تھا۔ وہ بھی سر ہلا کر بیڈ سے اتر آئی۔ شکرانہ تو واجب تھا، اللہ تعالیٰ نے ایک بہترین انسان اس کے نصیب میں لکھا تھا۔ حنان نے بھاری دوپٹے کو پنوں سے آزاد کروانے میں اس کی مدد کی تھی۔ سادہ سے دوپٹے میں لپٹا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ نظروں کو خیرہ کر رہا تھا۔ حنان نے اس کی پیشانی پر اپنے پیار کی پہلی مہر ثبت کی تھی۔ دونوں کے دل شکر گزار تھے اس رب کے جس نے آج ان کے راستے میں آنے والی تمام تر رکاوٹوں کو دور کر کے ان کے وجود کی ایک دوسرے سے تکمیل کی تھی۔

Scanned with CamScanner